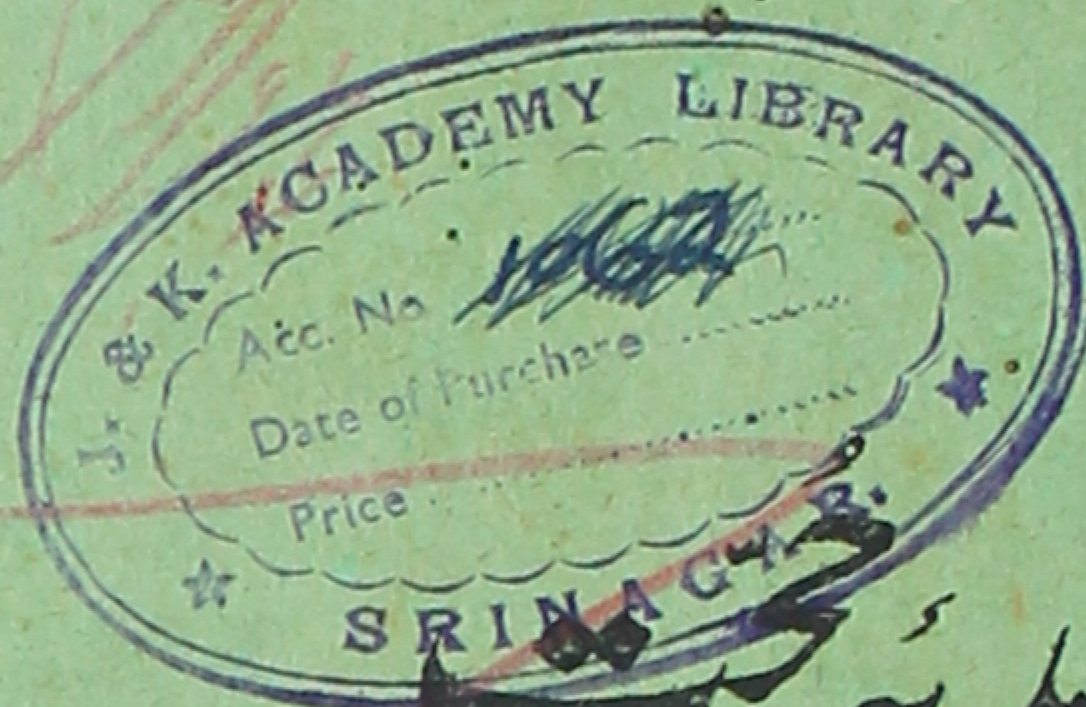
1217

یا قوم علی الغریب نوحو نوحو



ھدیۂ محبت

طبعزاد عباسی بیگم

مطبوعہ مطبع حیدری حیدر آباد دکن

سنہ ۱۳۵۰ھ


DC

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نوحہ (۱)

بولی سکینہ مقتل میں آکر اٹھو چچا جان جلتی زمیں ہے

سوتے ہو کیسے شانے کٹا کر اٹھو چچا جان جلتی زمیں ہے

بابا تو سوئے جنت سدھاری سر پہ نہیں ہے کوئی ہمارے

دیتے ہیں مجھکو ایذا ستمگر اٹھو چچا جان جلتی زمیں ہے

گال ہیں سوجے دیکھو تو اٹھکر کان ہیں زخمی چھینے ہیں گوہر

مارے طمانچے شمر بداختر اٹھو چچا جان جلتی زمیں ہے

جلتے ہیں خیمے دیکھو چچا جان پھرتے ہیں بچے سارے پریشان

جلدی خبر لو بہر پیمبر اٹھو چچا جان جلتی زمیں ہے

بارہ گلے میں ایک رسن ہی ظلم و ستم سہے رنج و محن ہی
قیدی اپنے ہیں عابدِ مضطر اٹھو چچا جان جلتی زمیں ہے۔
آیا قریں جب شمرِ ستمگر کہنے لگی یہ لاشے پہ گر کر
مجھکو بچا لو اب بہر داور اٹھو چچا جان جلتی زمیں ہے۔
حجّت نہ کر اب آگے بیاں تو لیکے چلے قید کرکے حرم کو
کہتی رہی یہ بیکس و مضطر اٹھو چچا جان جلتی زمیں ہے

نوحہ (۲)

کہا یہ بانو نے پیٹ کر سر صغیر اصغر۴ شہید اصغر۴
کہاں چھپے جا کے میرے دلبر صغیر اصغر۴ شہید اصغر۴
تجھے کرتے پہناؤں کس کو میں لوریاں دی سلاؤں کسکو
ہے جھولا خالی جھلاؤں کسکو صغیر اصغر۴ شہید اصغر۴

لعیں نے تجھکو تیر مارا عوض میں پانی کے حلق چھیدا

نہ جانا تجھکو علیؑ کا پوتا صغیر اصغرؑ شہید اصغرؑ

نہ ماں کا پہلو ہے تجھکو بیٹا لحد میں چونکو نہ ڈر کے بیٹا

ہے پاس تیرے علیؑ و زہراؑ صغیر اصغرؑ شہید اصغرؑ

ہے گود مادر کی خالی آؤ یہ اجڑی گودی کو تم بساؤ

میں صدقے تیری ہمک کے آؤ صغیر اصغرؑ شہید اصغرؑ

لگایا ظالم نے ایسا پیکاں ہوا تو ہاتھوں پہ شہ کے بیجاں

ہو بانوؑ میت پہ تیرے قرباں صغیر اصغرؑ شہید اصغرؑ

تو بدلے پانی کے تیر کھایا جہاں سے پیاسا ہی تو سدھارا

کسی کو تجھ پر نہ رحم آیا صغیر اصغرؑ شہید اصغرؑ

ہے بیکفن رن میں تیرا لاشہ پڑا ہے جلتی زمیں پہ بیٹا

ہے نیزے پر سر بریدہ تیرا صغیر اصغرؑ شہید اصغرؑ

بہشت میں یہ نبیؐ سے کہنا ذرا مرا حال دیکھو نا نا۔

ہوں تین دن کا میں بھوکا پیاسا صغیر اصغرؑ شہید اصغرؑ

دعا یہ حسن کو برائے مادر بچانا جنت کو روز محشر

بنے نجف میں مزار اصغر صغیر اصغرؑ شہید اصغرؑ

نوحہ (۳)

لاشۂ اصغرؑ پہ یہ ماں نے کہا اے مرے بے شیر مہ لقا

تیر سے چھید وائے یہ ننھا گلا سوتے ہو کس شان سے دائی فدا

اے چھ مہینہ کی جاں ہائے مرے بے زباں

اے مرے بے شیر ہائے

پیاس میں دی تم نے جاں تم پہ ہو قربان ماں

پالا تھا کس ناز سے بیٹا تجھے ہائے یہ قسمت نے دکھایا مجھے

ہائے ضعیفی کے سہارے مرے دیکھوں میں کن آنکھوں سے لاشہ ترا

راج دلارے مرے — تیر کے مارے مرے
اے مرے بیٹے شیر بائے
آنکھوں کے تارے مرے — دل کے سہارے مرے

روتی ہوں کب سے میں تیری لاش پر کوکھ جلی ماں کو صدا دو پسر

نیند یہ کیسی ہے کہ ہو بے خبر ہو چکے اب اٹھو چلو میں فدا!

ہتھیلیوں والے مرے — گود کے پالے مرے
اے مرے بیٹے شیر بائے
منتوں والے مرے — چاہنے والے مرے

لوریاں دے دے کے سلاتی تھی میں گودی میں دل سے کھلاتی تھی میں

دل شکنی تیری نہ کرتی تھی میں ہو گئے کیوں امی سے پیارے خفا

کیا ہوئی مجھ سے خطا — کیوں ہوئے مجھ سے خفا
اے مرے بیٹے شیر بائے
بولو برائے خدا — تم پہ ہو دائی فدا

آرزو یہ کوکھ جلی ماں کی تھی دھوم سے ہو دودھ بڑائی تری

کیا یہی قسمت میں لکھا تھا مری دیکھوں میں ان آنکھوں سے لاشہ ترا

لاش ہے رن میں پڑی　　خاک ہے منھ پہ لگی

اے مری بے شیر ہائے

دیکھ کے صورت تری　　چلتی ہے دل پر چھری

مر گئے تم تشنہ دہن ہائے ہائے لاش ہے بے گور و کفن ہائے ہائے

لٹ گئی آوارہ وطن ہائے ہائے دیتی کفن رہتی جو سر پر ردا

دیکھ کے تجھ کو پسر　　آتا ہے منھ کو جگر

اے مرے بے شیر ہائے

جھولا ہے خالی ادھر　　ہوتی ہوں میں نوحہ گر

رک قلم حجت دلگیر اب ہیں یہی بانو کے ہے رنج و تعب

کہتی تھی سر پیٹ کے ہے ہے غضب ہو گیا برباد ہرا گھر مرا

نوحہ (۴)

بانو نے رو کر کہا ہنسلیوں والا مرا	ہائے جہاں سے گیا ہنسلیوں والا مرا
سن ابھی چھ مہینے کا تھا چلنے بھی پایا نہ تھا	ہو گیا مجھ سے جدا ہنسلیوں والا مرا

اے مری نورِ نظر بانو کے لختِ جگر
ہائے نہ پھولا پھلا ہنسلیوں والا مرا

منتوں والا مرا گود کا پالا میرا
تیر سے مارا گیا ہنسلیوں والا مرا

اے چھ مہینہ کی جاں تم پہ ہو قرباں ماں
پیاس کا صدمہ سہا ہنسلیوں والا مرا

چاند سی صورت تری خون میں ڈوبی ہوئی
دیکھوں میں کیونکر بھلا ہنسلیوں والا مرا

اے مرے سرورِ جاں ہائے مرے بے زباں
خون اگلکر ہوا ہنسلیوں والا مرا

رن میں ہے لاشہ پڑا مرے سناں پر چڑھا
صدمہ یہ صدمہ سہا ہنسلیوں والا مرا

بانو کو سن کے یہ بین کنبہ میں ہے شور و شین
[illegible] ہنسلیوں والا مرا

نوحہ (۵)

بولی ہند سے بنتِ مرتضٰے بھائی مر گئے لٹ گئی بہن
پیاسا ہی لعیں سر کیا جدا بھائی مر گئے لٹ گئی بہن
کیا کہوں میں آہ حال بھائی کا قطرہ پانی کا تک نہیں دیا
سجدہ میں لعیں سر کیا جدا بھائی مر گئے لٹ گئی بہن

ہو گیا شہید اکبرؑ جوان لٹ گیا مرا ہائے کارواں۔

کیوں نہ روؤں میں غم کی مبتلا بھائی مر گئے لٹ گئی بہن

چھ مہینہ کا اصغرؑ حزیں پیاسا ہی موا ہائے نازنین۔

حلق پر لگا تیر بے خطا بھائی مر گئے لٹ گئی بہن

بعد قتل شاہ بانی جفا خیمہ کو جلائے ظلم یہ کیسا

سر سے چھین لی شمر نے ردا بھائی مر گئے لٹ گئی بہن

سب کو باندھ کر اک رسن میں لے گئے شہر شام تک بے ردا پھرائے

کیا کہوں ستم ہم پہ جو ہوا بھائی مر گئے لٹ گئی بہن ہائے

شہ کے لال کو بے خطا ستائے دُرّے بھی لگائے کانوں پہ چلائے

روز تھی نئی ہم پہ اک جفا بھائی مر گئے لٹ گئی بہن

رن میں بھائی کا تن ہے بے کفن اور رہی بلوے میں ننگے سر بہن

فرق شاہ کا نیزے پر چڑھا بھائی مر گئے لٹ گئی بہن

حجت خزیں کہتی تھی یہ جب خواہر حسین باغم و تعب
کیوں نہ آسماں گر نہیں پڑا بھائی مر گئے لٹ گئی بہن۔

نوحہ (٦)

بولی زینبؑ اخی الوداع الوداع	میں وطن کو چلی الوداع الوداع
بین بانوؑ کے تھے ننھی سی قبر پر	صدقہ دادی تری الوداع الوداع
تیرا حافظ خدا تجھ پہ ماں ہو فدا	جاتی ہے دل جلی الوداع الوداع
نوحہ مادر کا تھا قبر اکبرؑ پہ آہ	ہم شبیہ نبی الوداع الوداع
میرے ابرو کماں میری کڑیل جواں	تم کو کھو کر چلی الوداع الوداع
بین کبراؑ کے تھے میرے قاسمؑ بنے	رانڈ ہو کر چلی الوداع الوداع
بولی زینبؑ اخی میں وطن کو چلی	قبر بھی بن سکی الوداع الوداع
میرے بھیا اٹھو میرے بیکس اٹھو	میں وطن کو چلی الوداع الوداع

مرقدِ شاہ سے آتی تھی یہ صدا	جاؤ خدا ہے میری الوداع الوداع
تو بھی کر یہ بیاں حجت خستہ جاں	ہائے ابنِ علیؑ الوداع الوداع

نوحہ (۷)

حشر ہے عالم میں بپا ہائے ہائے	شاہ کا غم ختم ہوا ہائے ہائے
صبح کو ہے چہلم شاہِ ہدا	روئیں نہ کیوں اہلِ عزا ہائے ہائے
مومنوں میں دہوم فغاں کی ہے آج	غم کا ہے ساماں بپا ہائے ہائے
کیسی اداسی ہے زمانے میں آہ	کیوں نہ کریں آہ و بکا ہائے ہائے
ہند سے اب شاہ کی رخصت ہے کل	آخری مجلس ہے بپا ہائے ہائے
ہم کہاں ہوں شاہ کا ماتم کہاں	پیٹ لو اے اہلِ عزا ہائے ہائے
حجت دلگیر غم شاہ میں	رو رہے ہیں ارض و سما ہائے ہائے

نوحہ (۸)

مومنو پیٹو کر کے بکا واویلا آج سرِ شاہ تن سے ملا ہے

کرب و بلا میں شاہ کا چہلم کرتے ہیں سب با آہ و بکا واویلا

اہلحرم سب کرتے ہیں بین واویلا کانپ رہی ہے لاشِ حسین واویلا

قید سے چھٹ کر کرب و بلا میں آیا ہے حضرت کا کنبہ واویلا

لاش پہ کہتے ہیں سجاد واویلا ہم پہ ہوئی ایسی بیداد واویلا

دے نہ سکے حضرت کو کفن تک رہ گیا عریاں ہی لاشہ واویلا

آیا ہے یہ بیمار پسر واویلا بالی سکینہ کو کھو کر واویلا ہے

قبریں بنانے کے لئے عابد رہ گیا زندہ یا ابتاہ واویلا

کہتی ہے بانو پیٹ کے سر واویلا اے مرے تشنہ دہن اصغر واویلا

چھوڑ کے ماں کو قبر میں بیٹا نیند تمہیں آئی کیسا واویلا ہے

بن چکی جب قبرِ سرور واویلا کرب و بلا میں تھا محشر واویلا

اہلحرم کے شور و فغاں سے ہلتی تھی قبرِ شاہ ہدا واویلا

کہتی ہے زینبؑ شاہ زمن واویلا جاتی رہو بھائی سوئے وطن واویلا

پوچھے جو صغراؑ آپ کو ہے ہی بولو کہوں میں کیا بھیا واویلا

محبت محزوں کر تو بکا واویلا روتے ہیں شہ کو اہل عزا واویلا

ہوتے ہیں رخصت بندے سے مولا ہو چکا ماتم ستر کا واویلا۔

نوحہ (۹)

غل ہے خراساں میں برپا واویلا اٹھے جہاں سے آج رضاؑ واویلا

کون و مکاں میں حشر ہے برپا روتی ہے مرقد میں زہراؑ واویلا

ظلم و ستم اعدا کے سہے واویلا قبر پیمبر سے چھوٹے واویلا

چین نہ پایا تا دم آخر کر گئے دکھ میں آپ قضا واویلا

غربت و ملک میں صرف فغاں واویلا کرتے ہیں شیعہ آنکھوں سے بیاں واویلا

اٹھ گیا سر سے آپ کا سایہ ہو گئے ہم بیکس مولا واویلا

کہتا ہی یوصلت مضطر واویلا ہائے میری بیکسی پر واویلا

یاس یلانو مجھکو بھی ہی ہے اب نہیں کچھ جینے کا مزا واویلا
ظلم عجب مامون نے کیا واویلا دہوکے سے تم کو زہر دیا واویلا

کوئی نہیں تھا وقت شہادت لاشہ پر رونے والا واویلا

نالہ کناں ہیں پیغمبر واویلا روتے ہیں مرقد میں حیدر واویلا

مرنے سے تیرے دونوں جہاں میں محشر تازہ ہی برپا واویلا
ہائے تقی ہیں نالہ کناں واویلا تو بھی ہو حجت صرفِ فغاں واویلا
آج جہاں سے ہو گئے رخصت ہائے امامِ ہر دوسرا واویلا

نوحہ (۱۰)

ہر سمت بپا شور ہے فریاد و بکا کا اے شاہِ خراساں

ماموں نے دہوکے سے تمہیں زہر کھلایا ای شاہِ خراساں

جب تک رہے دنیا میں عجب رنج اٹھائے کچھ چین نہ پائے

وہ ظلم و ستم آپ نے اعدا کا اٹھایا اے شاہِ خراساں

زنہار نہ تھا تم کو حکومت سے سروکار بلوایا وہ مکّار

قبر نبیؑ و فاطمہ زہراؑ سے چھڑایا اے شاہِ خراساں

ملعون نے انگور میں سم تم کو کھلایا کچھ رحم نہ آیا۔

پردیس میں مارا تجھے واحسرت و دردا اے شاہِ خراساں

ظاہر میں تو تھا دوست یہ باطن میں تھا دشمن اے عاشق ذوالمن

آخر کیا وہ کشتۂ سم آپ کو آقا اے شاہِ خراساں

کی عالمِ غربت میں قضا آپ نے مولا واحسرت و دردا

ہر سو ہے بپا طوس میں غل ہائے رضا کا ای شاہِ خراساں

حجت کو ہر ایک رنج و مصیبت سے بچاؤ روضہ پہ بلاؤ

سب آپ پہ روشن ہے جو کچھ حال ہے میرا اے شاہِ خراساں

نوحہ (۱۱)

غل ہے ہر سو بپا ہائے امام رضاؑ	کر گئے ہیں قضا ہائے امام رضاؑ

آپ کو بلوا کے آہ کر دیا ملعوں تباہ
ہائے غریب الوطن ہائے امامِ زمن
آپ کو کر کے شہید شاہ ہوئے ملعوں پلید
آپکی فرقت میں آہ اہلِ وطن ہیں تباہ
شیعوں کے سر سے شہا آپ کا سایہ اٹھا
وقت شہادت نہ تھا کوئی بھی چھوٹا بڑا
کشتۂ سم الوداع شاہِ امم الوداع
حجت خستہ جگر کہتی ہے سر پیٹ کر

مارا تمہیں بے خطا ہائے امامِ رضا ۴
کشتۂ زہرِ دغا ہائے امامِ رضا ۴
لایا نہ خوفِ خدا ہائے امامِ رضا ۴
تم ہوئے سب سے جدا ہائے امامِ رضا ۴
ہائے مدینہ لٹا ہائے امامِ رضا ۴
بیکس و بے آشنا ہائے امامِ رضا ۴
کہتے ہیں اہلِ عزا ہائے امامِ رضا ۴
ہائے امامِ رضا ہائے امامِ رضا ۴

نوحہ (۱۲)

کہا بانو نے رو رو کر علی اکبر ۴ علی اکبر ۴
میرے نورِ نظر بیٹا میرے لختِ جگر بیٹا

پکاری کسکو ہے مادر علی اکبر ۴ علی اکبر ۴
موئی برچھی کا پھل کھا کر علی اکبر ۴ علی اکبر ۴

میں واری شکل دکھلاؤ یہ بیکس کو نہ تڑپاؤ
بہت مضطر ہے یہ مادر علی اکبر۲ علی اکبر۲

میری روحِ رواں ہے میرے کڑیل جواں ہے
گئے پیاسے سوئے کوثر علی اکبر۲ علی اکبر۲

اٹھارہ سال کے مہماں نکالی ہیں نہ کچھ ارماں
دکھاؤ نہ دلہن لاکر علی اکبر۲ علی اکبر۲

میری ہم شکل پیغمبر تیری قرباں یہ مادر
تجھے ڈھونڈوں کہاں جاکر علی اکبر۲ علی اکبر۲

نہ کی کچھ رحم دشمن نے نہ کی کچھ شرم حیدر سے
لگایا نیزہ سینہ پر علی اکبر۲ علی اکبر۲

تیرا لاشہ ہے ریتی پر نہیں سر پہ میری چادر
تو پائے اب کفن کیونکر علی اکبر۲ علی اکبر۲

تیری لاشہ پہ آ پیارے نہ رونے پائی جی بھر کے
میری دلبر میری دلبر علی اکبر۲ علی اکبر۲

نکالو بانئی شر کو کہہ کہتا ہے سکینہ کو
بلاتی ہے تمہیں خواہر علی اکبر۲ علی اکبر۲

علی اکبر تیری واری ستاتے ہیں مجھے ناری
نہیں جینے کی یہ مادر علی اکبر۲ علی اکبر۲

لعیں خیمہ جلاتے ہیں ہمیں در در پھراتے ہیں
ہوئی بے مقنع و چادر علی اکبر۲ علی اکبر۲

تیری لاشہ سے چھٹ کر میں چلی ہوں قید ہو کر میں
نہیں والی کوئی سر پر علی اکبر۲ علی اکبر۲

پریشاں ہے بہت حجت دکھا دو اسکو اب حسرت
پئے مولا پئے داور علی اکبر۲ علی اکبر۲

نوحہ (۱۷)

نوحہ یہ زینبؑ کا تھا اے میرے بھائی حسینؑ
ہم پہ ہے جور وجفا اے میرے بھائی حسینؑ

چادریں چھینی گئیں زیور وزر لٹ گئے
ہم ہوئے سب بے ردا ای میرے بھائی حسینؑ

عابدؑ بیمار کے پشت پہ دُرّے لگے
غم میں ہے وہ مبتلا اے میرے بھائی حسینؑ

دیکھو سکینہؑ کا حال منہ ہی طمانچوں سے لال
کرتا لہو میں بھرا اے میرے بھائی حسینؑ

ہم پہ ہے رنج ومحن باندھا ہی سب کو رسن
شمر لعیں بے حیا اے میرے بھائی حسینؑ

سیدِ سجادؑ کے پاؤں میں چھالے پڑے
کانٹوں پہ در در پھرا ای میرے بھائی حسینؑ
حجت نالاں خموش سب میں ہی رقت کا جوش
سن کے یہ نوحہ تیرا اے میرے بھائی حسینؑ

نوحہ (۱۴)

اے مومنو سر پیٹو کہ سرور کا ہے ماتم
مذبوح قفا کشتہ خنجر کا ہے ماتم
پانی کے لئے نہر پہ شانوں کو کٹائے
سر پیٹو کہ عباسِؑ دلاور کا ہے ماتم
اٹھارہ برس میں جو سناں سینہ پہ کھائی
ہمشکل پیمبر علی اکبرؑ کا ہے ماتم
ایک رات کا بیاہا جو ہوا صبح کو ہی
فرزندِ حسنؑ قاسمِؑ بے پر کا ہے ماتم
جو شاہ کی نصرت میں ہوا خلد کو راہی
اے اہلِ عزا حر دلاور کا ہے ماتم
زینبؑ بھی کرتی تھی بپا پیٹ کر سر کو
زہراؑ و پیمبرؑ کے بھری گھر کا ہے ماتم

میں قید ہیں لب ہو فاتحہ ہو شاہ کا کیونکر زینبؑ کی فغاں تھی ہیہے سرور کا ہے یہ ستم
پانی کے عوض تیر ملا جسکو کہ صد حیف بانوؑ کے جگر بند علی اصغرؑ کا ہے یہ ستم
اب روک قلم حجتؔ محزوں کہ نہیں تاب پیاسوں کا غریبوں کا بہتر کا ہے یہ ستم

نوحہ (۱۵)

عباسؑ کے لاشے پہ یہ فرماتے تھے سرور ہائے بازوئے شبیرؑ
بھائی کی کمر توڑ چلے ہائے برادر اے بازوئے شبیرؑ
کیوں مجھ سے ضعیفی میں جدا ہوتے ہو پیارے زہراؑ کے دلارے
بے چین ہیں مرقد میں نبیؐ اور شہ صفدر اے بازوئے شبیرؑ
اصغرؑ بھی چھٹے اور علی اکبرؑ بھی سدھارے کوثر کے کنارے
نرغے میں لعینوں کے اکیلا ہے برادر اے بازوئے شبیرؑ
چلاتی ہے دروازہ پہ خیمہ کے سکینہؑ شق ہوتا ہے سینہ
سمجھاؤنگا کیونکر اسے میں بیکس و مضطر اے بازوئے شبیرؑ

اے شیر مرے کیسی نظر کھا گئی تجھکو موت آ گئی تجھکو۔

سقائی کئے جان دیئے نہر پہ جاکر اے بازوئے شبیرؑ

شبیرؑ کو ہے تیری جدائی کا بہت غم ماہ نبی ہاشم

کس طرح نہ روئے تجھے یہ بیکس و مضطر ای بازوئے شبیرؑ

تم شانوں کو کٹوا کے سدھارے سوئے کوثر نالاں ہے برادر

شبیرؑ پہ لاکھوں کی چڑھائی ہے برادر اے بازوئے شبیرؑ

لشکر کی تھی رونق تیرے دم سے مرے بھائی ای حق کی فدائی

اب تسا علمدار کہاں ہوگا میسر اے بازوئے شبیرؑ

تجت کو کہیں بھول نہ جانا مرے پیارے کوثر کے کنارے

تم ساقیٔ کوثر سے دلانا اسے ساغر اے بازوئے شبیرؑ

نوحہ (۱۶)

مومنوں میں ہاہی حشر اک بپا بنت فاطمہؑ گر گئیں قضا

ہائے پشت پہ جبا چہ لگا بنت فاطمہؑ گر گئیں قضا

دیتے تھے لعین دکھ جسے صدا جور و ظلم کی تھی نہ انتہا۔
خواہر حسینؑ جان مصطفٰے ابنتِ فاطمہؑ گر گئیں قضا

باندھے تھے لعین تم کو ریسماں بعد مرگ بھی جسکی تھے نشاں
پشت پر بھی تھے دُرّوں کے نشاں بنتِ فاطمہؑ کر گئیں قضا

کرتے تھے بکا عابدِ حزیں ہائے اے پھوپی تم بھی چل بسیں
دکھ زدوں کا ہائے اب کوئی نہیں بنتِ فاطمہؑ کر گئیں قضا

ظلم یہ کیئے بانئے جفا پھر دوبارہ ہائے قید کر دیا
مر گے ہوگئیں قید سے رہا بنتِ فاطمہؑ کر گئیں قضا

بھائی سے چھٹی کنبہ سے چھٹی بلوے میں پھری بے ردا ہوئی
شہر شام میں جا کے مر گئیں بنتِ فاطمہؑ کر گئیں قضا

حجت حزیں تو بھی کر بکا بیبیوں میں ہے حشر اک بپا
ہر طرف سے یہ آتی ہے صدا بنتِ فاطمہؑ گر گئیں قضا

نوحہ (۱۷)

اے عابدِ بیمار خدا حافظ و ناصر
دم بھر نہ ملا چین جہاں میں تمہیں مولا
مکار نے دھوکے سے تمہیں زہر کھلایا
افسوس ہوی زہر سے مولا تری رحلت
سمجھی نہ ترا مرتبہ افسوس یہ امت
بعد شہ دیں آپ نے کیا رنج اٹھایا
کیا ظلم ہے بے رحموں نے کانٹوں پہ چلایا
شمر ستم ایجاد کو کچھ رحم نہ آیا
مرقد میں شہ یثرب و بطحا کو رلایا
تپ دار بدن آپکا وہ طوق گرانبار

اے کشتہ آزار خدا حافظ و ناصر
بیجرم و خطا آپ کو ملعون نے مارا
اے عاشق غفار خدا حافظ و ناصر
دنیا میں صدا آپ اٹھاتی رہی زحمت
اے کنبہ کے غمخوار خدا حافظ و ناصر
دُرّے تنِ نازک پہ لعینوں نی لگایا
اے قیدی بیمار خدا حافظ و ناصر
پیدل تمہیں تا شام ستمگر نے چلایا
اے سیّد ابرار خدا حافظ و ناصر
لوگوں سے سنا لوں کے ہوئی پشت بھی افگار

بیدینوں نے کیا کیا نہ دئے آپکو آزار ۔۔۔ اے عابدِ ناچار خدا حافظ و ناصر
بعد شہِ مظلوم پڑی تم پہ مصیبت ۔۔۔ لاشے بھی اٹھانیکی نہ دی آپکو مہلت
اونٹوں کی مہار ہاتھ میں دی آپکے حضرت ۔۔۔ اے قافلہ سالار خدا حافظ و ناصر
تم سا نہ زمانے میں ہوا بیکس و بے یار ۔۔۔ وہ شام کا زنداں بلا آپ سا بیمار
راحت کے عوض آپ بلا میں تھے گرفتار ۔۔۔ فردوس کے مختار خدا حافظ و ناصر
ای سرورِ ذیشاں کے دلدار سدھارو ۔۔۔ خالق کی اماں عابدِ بیمار سدھارو
ای شیعوں کے مختار و مددگار سدھارو ۔۔۔ سب کہتے ہیں ہر بار خدا حافظ و ناصر
اے کشتۂ سم عابدِ ناچار سدھارو ۔۔۔ سجاد بہتر کے عزادار سدھارو
سب سہہ چکے آزار یہ آزار سدھارو ۔۔۔ اے عابدِ غمخوار خدا حافظ و ناصر
اب حجت محزوں کی مدد کرنیکو آؤ ۔۔۔ یہ وقت نہیں دیر کا اعجاز دکھاؤ
مولا مجھے شبیر کا زوار بناؤ ۔۔۔ کونین کے مختار خدا حافظ و ناصر

نوحہ (۱۸)

رو رو کہتے تھے اکبرؑ سے سرور چھوڑ کر مجھکو جاتے ہو بیٹا

ہوں میں تنہا لعینوں میں دلبر چھوڑ کر مجھکو جاتے ہو بیٹا

ہاے اے میرے یوسفِ ثانی میرے نانا کے تھے تم نشانی

تم کو پاؤں کہاں سے یہ مضطر چھوڑ کر مجھکو جاتے ہو بیٹا

ہیں نہ عباسؑ و قاسمؑ نہ اصغرؑ تم بھی سوتے ہو سینہ چھید اکبر

اب ستائیں گے مجھکو ستمگر چھوڑ کر مجھکو جاتے ہو بیٹا

برچھی کس نے لگایا ہے دلپر زخم کیسا ہے دیکھے یہ مضطر

ہاتھ سینے سے سرکاؤ دلبر چھوڑ کر مجھکو جاتے ہو بیٹا

وان وطن میں تڑپتی ہے صغراؑ کب بلانے کو آئینگے بھیا

تم تو سوتے ہو خوں میں نہا کر چھوڑ کر مجھکو جاتے ہو بیٹا

لاش پر اپنے بیٹے کے سرور رو رو کہتے تھے اے میرے اکبرؑ

لو خبر میری ہمشکل پیمبرؐ چھوڑ کر مجھکو جاتے ہو بیٹا

بین سے شاہ دیں کے تھا محشر کہتے تھے رو کے حجت جو سرورؑ
سو چکے بس اٹھو میرے دلبر چھوڑ کر مجھکو جاتے ہو بیٹا

نوحہ ۱۹

خیمہ سے رن کو جاتے ہیں اصغرؑ حسینیو
جلتے ہیں اپنی پیاس بجھانیکو ہائے ہائے
ماں نے بلائیں لیکے کہا جاؤ میری جاں
گودی میں اپنے لال کو لیکے چلے حسینؑ
وہ دھوپ اور پیاس کا صدمہ غضب کا ہائے
دکھلا کے ظالموں سے کہا یا رو پیاسا ہے
بچے کو بدلے پانی کے اک تیر ظلم سے
بانو کا ہائے ماہ لقا مر کے رہ گیا
چلو میں لیکے خون کو ملنے لگے حسینؑ

پیٹو سروں کو خاک اڑا کر حسینیو
ماں ہے اشارے کرتے ہیں رو کر حسینیو
گودی میں اپنے لے لئے سرورؑ حسینیو
محشر بپا تھا خیمہ کے در پر حسینیو
کمہلا گیا تھا چہرہ اصغرؑ حسینیو
اصغرؑ کو لیکے ہاتھوں پہ سرورؑ حسینیو
کر کے شہید خوش ہے ستمگر حسینیو
ہاتھوں پہ شہ کے خوں اگل کر حسینیو
اصغرؑ کا اپنے چہرہ پہ رو کر حسینیو

ننھی سی لاش قبر میں کہکر یہ بولے شاہ	چونکو نہ ڈر کے اے مرے دلبر حسینیو
دیکھیں گے یاد کرتے ہیں حجت کو کب تلک	کرب و بلا میں سرور بے سر حسینیو

مناجات

یا شاہِ خراساں مدد کرنے کو آؤ فریاد کو پہونچو
اب وقت مصیبت کا ہے اعجاز دکھاؤ فریاد کو پہونچو

دیتی ہوں تمہیں واسطہ رب دوسرا کا محبوب خدا کا
کونین کے مختار ہو امداد کو آؤ فریاد کو پہونچو

دیتی ہوں قسم حیدر و زہرا کی میں تم کو حالت میری دیکھو
بس رنج و مصیبت سے مجھے آکے بچاؤ فریاد کو پہونچو

ہے واسطہ تم کو حسن سبز قبا کا شبیر کے سر کا
ہمچشموں میں محجوب ہوں ذلت سے بچاؤ فریاد کو پہونچو

دیتی ہوں قسم عابدِ بیمار کی تم کو اے سیدِ خوشخو
اولاد کو مولا میرے ہر دکھ سے بچاؤ فریاد کو پہونچو

مشتاق ہوں میں تیری زیارت کی میرے شاہ ہو دیر نہ للّٰلہ
باقر کے تصدق سے خراسان بلاؤ فریاد کو پہونچو۔

مجبور ہوں ناچار ہوں کچھ زور نہیں ہے مقدور نہیں ہے
صادق کی قسم آپ کو اعجاز دکھاؤ فریاد کو پہونچو

افکار سے دنیا کے ہوں بیحد میں پریشان مشکل کرو آسان
کاظم کا تصدق مجھے آفت سے بچاؤ فریاد کو پہونچو

برلائے حاجت میری یا شاہ خراساں راستے کے ہوں ساماں
از بہر تقی بہر نقی خلد سے آؤ فریاد کو پہونچو

میں جاؤں کہاں آپ کے در سے میرے مولا اے سید والا
بہر حسن عسکری دیری نہ لگاؤ فریاد کو پہونچو۔

مہدی کی قسم آپ کو یا شاہ مدینہ اب دیر نہ کرنا
گرداب بلا سے مجھے اب آکے نکالو فریاد کو پہونچو

در رزق کے کھولو پے عباس علمدار اے کل کے مددگار
دیتی ہوں قسم زینب و کلثوم کی آؤ فریاد کو پہونچو

ہو نام میرا آپ کے زواروں میں شامل ایماں ہو کامل

اکبرؑ کی قسم قبر میں دیدار دکھاؤ فریاد کو پہونچو۔

جز آپکے حامی ہے مرا اور نہ مددگار ہوں بیکس و ناچار

قاسمؑ کے تصدق سے میرا ہاتھ بٹاؤ فریاد کو پہونچو

اب شاد کرو مجھکو پئے فاطمہ کبراؑ اے سرور و آقا

دیتی ہوں قسم اصغرِؑ معصوم کی آؤ فریاد کو پہونچو۔

اولاد کو صحت سے رکھو میری ہمیشہ مولا پئے صغراؑ

حافظ رہو آپ اور انھیں پروان چڑھاؤ فریاد کو پہونچو

سائل کوئی خالی نہ پھرا آپکے در سے تم مجھکو ہو دیکھوئے

از بہرِ رقیہ مجھے خالی نہ پھراؤ فریاد کو پہونچو

مولا میرے میں سائلہ ہوں آپکے در کی اب پھیرو نہ خالی

از بہر سکینہؑ میری بگڑی کو بناؤ فریاد کو پہونچو

دیتی ہوں بہتر کا تمہیں واسطہ مولا اے سید والا

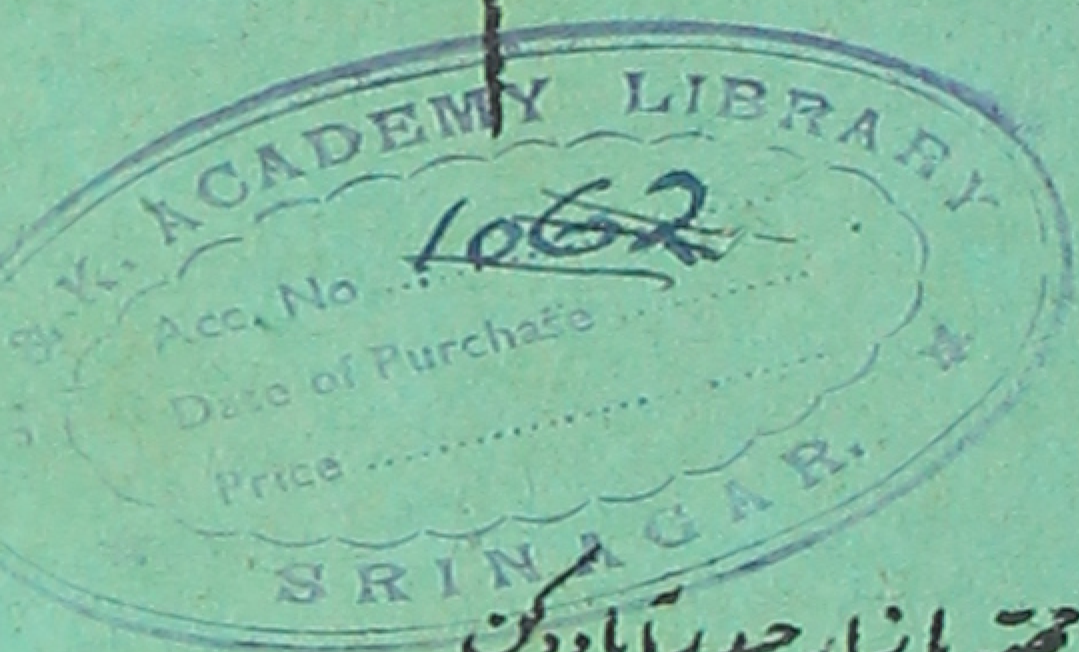
حجت کو ہر ایک رنج و مصیبت سے بچاؤ فریاد کو پہونچو

تمت تمام شد



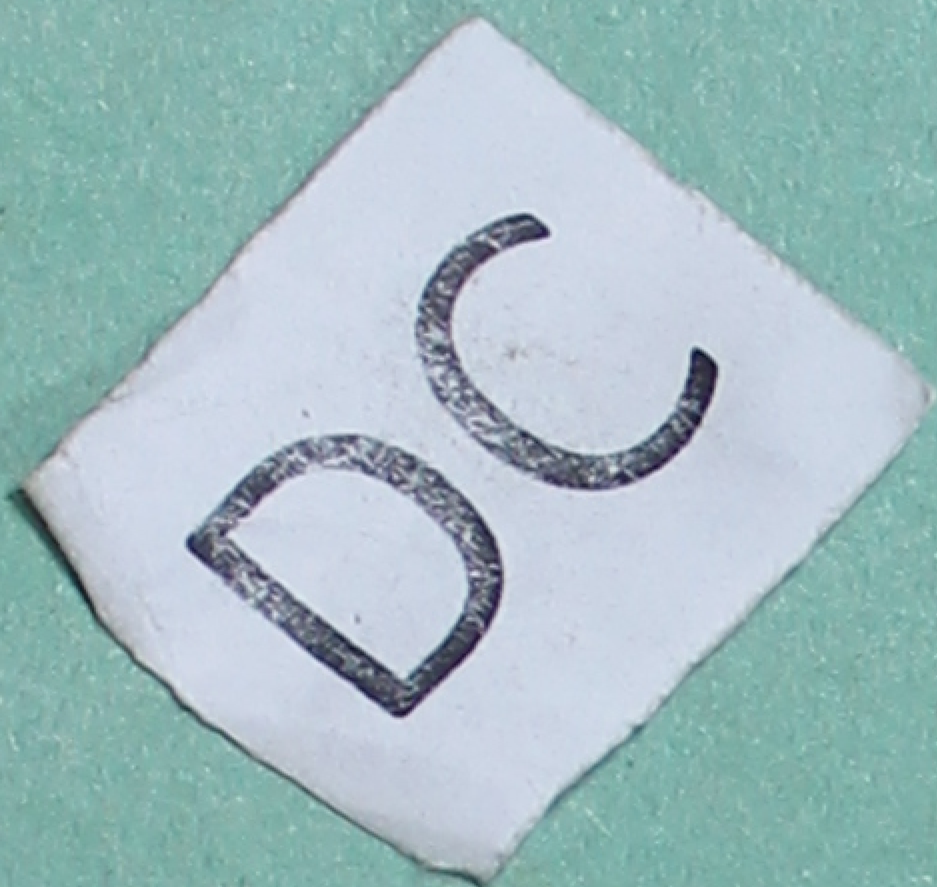
نوحہ جات

صمصام



مطبوعہ مطبع حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن

سنہ ۱۳۵۱ھ


DC

وفات — نوحہ نمبر ۱ — رسول خدا

مومنو محشر ہے برپا چل بسے دنیا سے محبوب خدا	رو رہی ہیں اہل شک خون خدا چل بسے دنیا سے محبوب خدا
پیٹتے ہیں سر کو اپنے مجتبیٰ کرتے ہیں زاری شہید کربلا	شش جہت سے آ رہی ہے یہ صدا چل بسے دنیا سے محبوب خدا
عرش و کرسی مہر و مہ لوح و قلم کرتے ہیں سب حضرت احمد کا غم	رو رہی ہیں آج سب آل عبا چل بسے دنیا سے محبوب خدا
کہتے ہیں جبرئیل سر کو پیٹ کر آج زہرا ہو گئی ہے بیکس	مرتضیٰ بھی ہو گئے بے دست و پا چل بسے دنیا سے محبوب خدا
ہائے اس غم میں گریبان علی چاک ہے رو رو کے کہتی ہیں یہی	میرے بچے ہو گئے بے آسرا چل بسے دنیا سے محبوب خدا
فاطمہ زہرا کا کچھ حال کیا اپنے سر پر ڈالکر خاک عزا	کہتی ہے رو رو کے یہ صبح و مسا چل بسے دنیا سے محبوب خدا
آہ اے صمصام سبطین رسول پوچھتے ہیں نانا کو [illegible] گریہ کناں	کہتی ہے رو رو کے بی بی فاطمہ چل بسے دنیا سے محبوب خدا

شہادت — نوحہ نمبر ۲ — حضرت امیر

کہتی تھی بنت مرتضیٰ مارا گیا مشکل کشا	۱	سر پیٹو اے اہل عزا مارا گیا مشکل کشا
تھا طاعت حق میں ملی تلوار جو سر پر چلی	۲	جبرئیل نے دی یہ صدا مارا گیا مشکل کشا
بےچین ہے روح نبی تھراتی ہے بنت علی	۳	ماتم ہے کوفہ میں بپا مارا گیا مشکل کشا
سر پیٹیں اب اہل عزا سایہ علی پاک کا	۴	سر سے ہمارے اٹھ گیا مارا گیا مشکل کشا
روتی ہے آل مصطفیٰ سر پیٹتے ہیں مجتبیٰ	۵	عباس کرتے ہیں بکا مارا گیا مشکل کشا
ہے کشتہ ہر دو جہاں ہے ہے امیر مومناں	۶	سر سے یتیموں کے اٹھا مارا گیا مشکل کشا
روتی ہے خاتون جناں حوریں ہیں سب نوحہ کناں	۷	ہلتا ہے عرش کبریا مارا گیا مشکل کشا

کوفہ کی ہر دیوار سے باغات کے اشجار سے	۸	آتی ہے پیہم یہ ندا مارا گیا مشکل کشاؑ
ارض و نباتات و فلک جنات و انسان و ملک	۹	کرتے ہیں فریاد و بکا مارا گیا مشکل کشاؑ
صمصام سب جن و بشر کہتے ہیں یہ سر پیٹ کر	۱۰	مارا گیا مشکل کشاؑ مارا گیا مشکل کشاؑ

شہادت — نوحہ نمبر ۳ — حضرت فاطمہؑ

کہتے تھے حسنؑ لاش پہ مادر کی یہ رو کر اے بنت پیمبرؐ	۱	اماں ہمیں تم چھوڑ چلیں خلد کو کس پر اے بنت پیمبرؐ
نانا کی جدائی کا نہ تھا کم کوئی صدمہ و اے حسرت و دردا	۲	اب آپ نے بھی کر دیا بیکس ہمیں مر کر اے بنت پیمبرؐ
یاد آتی ہیں اماں ہمیں جب آپ کی الفت وہ شفقت و رغبت	۳	کس یاس سے کرتے ہیں فغاں حیدر صفدر اے بنت پیمبرؐ
کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں عجب حال ہے ان کا رونا ہے تڑپنا	۴	شبیرؑ کو اپنے تو ذرا دیکھئے اٹھ کر اے بنت پیمبرؐ
اک آپ ہی کے دم سے گھر آباد تھا اماں دل شاد تھا اماں	۵	بے آپ کے اب چین نہیں آئیگا کیونکر اے بنت پیمبرؐ
بیجاں جب فاطمہؑ زہرائے اطہر لرزاں تھا برابر	۶	صمصام جو کہتے تھے حسنؑ نعش پہ رو کر اے بنت پیمبرؐ

شہادت حضرت — نوحہ نمبر ۴ — امام حسنؑ

سبطِ نبیؐ سے کہا بہن نے حسنؑ مجتبیٰ	۱	آپ کو کیا ہو گیا اے حسنؑ مجتبیٰ
کس لئے خاموش ہو کچھ تو اے بھیا کہو	۲	سرد ہیں کیوں دست و پا اے حسنؑ مجتبیٰ
کرتی ہے زینبؑ فغاں روتا ہے سارا جہاں	۳	ہلتا ہے عرش خدا اے حسنؑ مجتبیٰ
سست ہیں کیوں بھائی جان کیوں ہیں لگیں ہچکیاں	۴	آپ پہ ہوں میں فدا اے حسنؑ مجتبیٰ
ٹکڑے کلیجے کے کیوں گرتے ہیں کٹ کٹ کے یوں	۵	خون جگر ہو گیا اے حسنؑ مجتبیٰ

۶	زہر کسی نے دیا آپ نے کیا سم پیا	کہیے یہ کیا ماجرا اے حسنؑ مجتبیٰ
۷	پوچھنے والا کوئی رنج و محن میں نہیں	آپ کے صمصام کا ای حسنؑ مجتبیٰ

نوحہ نمبر ۵

بیقراری — فاطمہ صغراؑ

۱	فرماتی تھی شبیرؑ سے یہ فاطمہ صغراؑ اچھے مری بابا	ہمراہ لیئے جائیے مجھکو بھی خدارا اچھے مری بابا
۲	بے آپکے جینے کی نہ یہ بیکس و مضطر ای سبط پیمبرؐ	بیمار ہوں گھر میں نہ رہا جائیگا تنہا اچھے مرے بابا
۳	مرجاؤنگی فرقت میں تمہاری میں یکرای خاصۂ داور	فرقت کا الم مجھکو بھی جینے نہ دیگا اچھے مرے بابا
۴	مجبور ہوں بیمار ہوں یا سید ابرارؐ غم میں گرفتار	مجھ سے بھی تو الم ہجر کا ہرگز نہ اٹھیگا اچھے مرے بابا
۵	بیٹی نہ سہی خادمہ اپنی مجھے سمجھو ای سید خوشخو	کبراؑ و سکینہؑ کی ہے خدمت بھی گوارا اچھے مری بابا
۶	یہ میں نہیں کہتی ہوں سکینہؑ کی برابر کبراؑ کی ہوں ہمسر	صغراؑ کو کنیزوں کو کجاوہ میں بٹھانا اچھے مرے بابا
۷	بابا تمہیں عباسؑ دلاور کی قسم ہے اکبرؑ کی قسم ہے	بس مجھکو نہ تڑپایئے اب اس سے زیادہ اچھے مرے بابا
۸	کچھ کان ہیں کہہ کر ہوئی شہ بیٹی سے رخصت صمصام بحسرت	تا دیر رہی چیختی یہ فاطمہ صغراؑ اچھے مرے بابا

نوحہ نمبر ۶

شہادت — حضرت مسلمؑ

۱	فرماتی تھی سر پیٹ کے زینبؑ مضطر یا حیدرؑ صفدر	بے جرم و خطا قتل ہوا مسلمؑ بے پر یا حیدرؑ صفدر
۲	ناحق ستم ایجادوں نے مسلمؑ سے دغا کی فریاد خدا کی	صد پاش ہے اس غم سے دل سبط پیمبرؐ یا حیدرؑ صفدر
۳	کی کوفیوں نے مسلمؑ بیکس پہ چڑھائی کہتی ہے خدائی	بے جرم چلی تیغ ستم آہ گلے پر یا حیدرؑ صفدر
۴	کاٹا ہے لعینوں نے سر مسلمؑ مظلوم شبیرؑ ہیں مغموم	لاشہ کو پھرایا ہے ستمگاروں نے در در یا حیدرؑ صفدر

نوحہ سفر جناب امام حسین علیہ السلام غلطی سے بجائے صفحہ ہذا میں درج ہونیکے صفحہ ۱۵ پر درج ہوا۔

۵	آئی ہے خبر کوفے سے مسلمؑ کو یا مارا ماتم ہو گئی بیوا	کس منہ سے کہوں زوجہ مسلمؑ سے یہ جا کر یا حیدرؑ صفدرؑ
۶	مسلمؑ پہ ستمگاروں کو کچھ رحم نہ آیا واحسرت و دردا	بے جرم و خطا انکو کیا قتل بلا کر یا حیدرؑ صفدرؑ
۷	صمصام بپا حشر تھا افلاک بھی لرزاں شبیر بھی گریاں	فرماتی تھی جب روکے یہ شبیرؑ کی خواہر یا حیدرؑ صفدرؑ

شہادت — نوحہ نمبر (۷) — فرزندانِ مسلمؑ

۱	کہتے تھے مسلمؑ کے پسر حارث خدا سے خوف کر	مظلوم ہیں اور بے پدر حارث خدا سے خوف کر
۲	کرتا ہے کیوں ہم پر ظلم تیغ ستم او بدشیم	ہم ہیں محمدؐ کے پسر حارث خدا سے خوف کر
۳	معصوم ہیں اور بے خطا جہاں ہیں تیری بے حیا	یہ ظلم ہم پر الحذر حارث خدا سے خوف کر
۴	ظالم ہمیں لیچل وہاں بازار بھرتا ہے جہاں	زر لے ہمیں تو بیچ کر حارث خدا سے خوف کر
۵	رسی سے چھلتا ہے گلا ہر دم ہے ہمارا رک رہا	بچپن پہ ظالم رحم کر حارث خدا سے خوف کر
۶	رلواتا ہے عالم کو تو دیتا ہے ایذا ہم کو تو	روحِ رسولؐ حق سے ڈر حارث خدا سے خوف کر
۷	ہلتے ہیں افلاک و زمین جنبش میں ہے عرش بریں	کیوں تو ہے اتنا بے خطر حارث خدا سے خوف کر
۸	صمصام حارث نے جدا بچوں کے سر کو کر دیا	کہتے رہے سر پیٹ کر حارث خدا سے خوف کر

آمد — نوحہ نمبر ۸ — محرم

۱	شہ کا کرو ماتم بپا آیا ہے پھر ماہِ عزا	سر پیٹو اے اہلِ عزا آیا ہے پھر ماہِ عزا
۲	اس ماہ میں مارا گیا فرزند شیر کبریا	کہتی ہے بنت مصطفےٰ آیا ہے پھر ماہِ عزا
۳	اس ماہ میں لوٹا گیا کنبہ رسولؐ اللہ کا	کیا جانے اب کرتا ہے کیا آیا ہے پھر ماہِ عزا

رونے رولانیکے لئی محشر اٹھانے کے لئے	۴	دنیا میں اے اہل عزا آیا ہے پھر ماہِ عزا
اس ماہ میں بانو لٹی شبیرؑ سے زینبؑ چھٹی	۵	شہ پر چلی تیغ قضا آیا ہے پھر ماہِ عزا
اس ماہ میں ماری گئی انصار و یاور شاہ کی	۶	بے چین ہیں خیر الورا آیا ہے پھر ماہِ عزا
اس ماہ میں عابدؑ حزیں با اہلِ بیتؑ شاہ دیں	۷	سہتے رہے ظلم و جفا آیا ہے پھر ماہِ عزا
اس ماہ میں شہؑ کا گلا ظالم نے کاٹا بے خطا	۸	تڑپا کئے شاہِ ہدا آیا ہے پھر ماہِ عزا
اس ماہ میں آلِ نبیؐ دربار میں لے گئی	۹	چھینی لعینوں نے ردا آیا ہے پھر ماہِ عزا
کیا کیا سہے ظلم و ستم اس ماہ میں اہل حرم	۱۰	صمصام ہے رونیکی جا آیا ہے پھر ماہِ عزا

نوحہ نمبر ۹

شہادت — حضرت حرؓ

شہ نے کہا روتی ہے تجھے آلِ پیمبرؐ اے حرِ دلاور	۱	بیتاب ہے غم سے ترے فردوس میں حیدرؑ اے حرِ دلاور
ممنون ہوئی تیری سب اولادِ پیمبرؐ ذریتِ حیدرؑ	۲	خوشنود ہوا تجھ سے خدا اور پیمبرؐ اے حرِ دلاور
کچھ مجھ سے مدارات تری ہو نہ پائی اے میرے فدائی	۳	آگاہ مری حال سے ہے خالق اکبر اے حرِ دلاور
روتا ہے تجھے اے محمدؐ کا نواسا وہ روز کا پیاسا	۴	دیکھ اٹھ کے کہ آغوش میں کسکی ہے ترا سر اے حرِ دلاور
اکبرؑ یہ مری کر دیا قربان جو تو نے فرزند کو اپنے	۵	دیتا ہوں میں سا تجھے فرزند کا رو کر اے حرِ دلاور
مارے گئے سب صرف اصحاب ہمارے دریا کے کنارے	۶	بیجان ہوا حرملہ کے تیر سے اصغرؑ اے حرِ دلاور
قاسمؑ کی وہ میت ہے یہ ہے لاشۂ اکبرؑ یہ قبر میں اصغرؑ	۷	ایک ایک کے لاشے پہ میں روتا ہوں برابر اے حرِ دلاور
صمصام یہ کہتا ہے مدد کیلئے اٹھو شبیرؑ کو دیکھو	۸	دم بھر میں ہوئے جاتے ہیں وہ بھی تہِ خنجر اے حرِ دلاور

شہادت مسلمؓ — **نوحہ نمبر ۱۰** — ابنِ عوسجہؓ

اے ناصرِ شاہِ ہدا اے مسلمؓ ابنِ عوسجہ	۱	لے فدیہ راہِ خدا اے مسلمؓ ابنِ عوسجہ
اے ناصرِ سبطِ نبیؐ اے یاورِ ابنِ علیؑ	۲	خوشنود ہی تجھ سے خدا اے مسلمؓ ابنِ عوسجہ
جاں اپنی جو شبیرؑ پر تو نے فدا کی بے خطر	۳	تجھ سے ہیں راضی مصطفےٰؐ اے مسلمؓ ابنِ عوسجہ
مارا گیا ابنِ حسنؑ روتی ہی اک شب کی دلہن	۴	ناشاد کا گھر لٹ گیا اے مسلمؓ ابنِ عوسجہ
اکبرؑ نہیں اصغرؑ نہیں باقی کوئی یاور نہیں	۵	تنہا ہے ابنِ مرتضیٰؑ اے مسلمؓ ابنِ عوسجہ
اب خیر شبیرؑ کی نصرت کرو دلگیر کی	۶	نرغہ کئے ہیں اشقیا اے مسلمؓ ابنِ عوسجہ
شمرِ لعین سر شاہ کا کرتا ہے اب تن سے جدا	۷	ٹکڑے ہے دل صمصام کا اے مسلمؓ ابنِ عوسجہ

شہادت حبیبؓ — **نوحہ نمبر ۱۱** — ابنِ مظاہرؓ

جان اپنی بیخطر جو تو نے کی شہ پر فدا ای حبیبؓ باوفا	۱	روتی ہی تیرے لیے آلِ رسولؐ دوسرا ای حبیبؓ باوفا
ای حسینؑ ابنِ علیؑ کے یار و دمساز و شفیق اور بچپن کے رفیق	۲	ہو گیا دشتِ بلا میں سر ترا تن سے جدا ای حبیبؓ باوفا
واہ رے تیرے مقدر واہ ری قسمت تری روتی ہی آلِ نبیؐ	۳	دیکھ اٹھ کر کس کے زانو پر ہی تیرا سر دھرا اے حبیبؓ باوفا
کی جو نصرت تو نے غربت میں شہِ ابرارؑ کی خلد کے سردار کی	۴	محسن اپنا تجھکو فرماتی ہی بنتِ مصطفےٰؐ ای حبیبؓ باوفا
ٹکڑے ہی اس غم سے قلبِ شافعِ روزِ جزا ہائے تجھکو بیخطا	۵	کر دیا اعدا نے اس سن میں تہِ تیغِ جفا ای حبیبؓ باوفا
تجھ پہ رونے کے لیے آئی ہی بنتِ مصطفےٰؐ کرتی ہی آہ و بکا	۶	اور روتے ہیں تجھے شیرِ خداؑ و مجتبیٰؑ اے حبیبؓ باوفا
تشنگی سے جاں بلب ہے دلبرِ خیر النساؑ سرور و آقا ترا	۷	اس کو پانی کے لئے ترسا رہے ہیں اشقیا اے حبیبؓ باوفا

پنجتنؑ سے کر شفاعت اسکی از بہر خدا قید غم سے کر رہا	۸	ہے یہ صمصام حزیں ہلکِ دکن میں بینوا ای حبیبِ باوفا

شہادت عونؑ — نوحہ نمبر ۱۲ — فرزند زینبؑ

لاشۂ عون پہ کہتی تھی یہ زینبؑ رو کر ای مری نورِ نظر	۱	صدقے سو جان سے مادر تری اس میت پہ اے مری نورِ نظر
تم جو دنیا سے گئے ارماں سدھاری بیٹا تھا یہ قسمت کا لکھا	۲	کوکھ اجڑی مری برباد ہوا میرا گھر ای مری نورِ نظر
تم مری روشنی چشم تھے اور دل کا سرور گھر تھا تم سے پُر نور	۳	چین کیونکر مجھے آئے کہو تم کو کہو کہ اے مری نورِ نظر
لٹ گیا ہائے شہ بیکس و بے پر کا چمن سہتے ہیں رنج و محن	۴	کرو نصرت شہ مظلوم کی بیٹا اٹھ کر اے مری نورِ نظر
ہائے قاسمؑ نہیں عباسؑ دلاور بھی نہیں اور اکبرؑ بھی نہیں	۵	ہدف تیر ستم ہو گیا رن میں اصغرؑ ای مری نورِ نظر
پھر کے رن میں پسر شیرِ خداؑ کو تنہا ہے تا قتل اعدا	۶	تیر پہ تیر چلاتے ہیں شہ بیکسؑ ای مری نورِ نظر
غش ہوئے جاتی تھی صمصام شہ ہر دو سرا سنو تھا ر دیکا	۷	بین کرتی تھی جو بنت شہ مرداںؑ کہ ای مری نورِ نظر

شہادت محمدؑ — نوحہ نمبر ۱۳ — فرزند زینبؑ

معصوم محمدؑ مظلوم محمدؑ	۱	روتی ہے تجھے مادرِ مغموم محمدؑ
لاتی نہ تجھے ساتھ میں اس دشتِ بلا میں	۲	واری مجھے ہوتا جو یہ معلوم محمدؑ
میت کو تری لاتے ہیں یوں سرورِ ذیجاہ	۳	سر پیٹتے اور با دل مغموم محمدؑ
فرماتے ہیں عباسؑ کہ پیاسے ہی سدھارے	۴	تم سوئے جناں آب سے محروم محمدؑ
ماں کس طرح بیٹا جگر و قلب سنبھالے	۵	کہو کر تمہیں یوں ای مرے معصوم محمدؑ
غمگیں ہیں تری واسطے سلطان مدینہؑ	۶	روتے ہیں تجھے بانوؑ و کلثومؑ محمدؑ

چپ ہو گئی کس واسطے کیا مجھ سے خفا ہو	۷	کھلتا نہیں مادر پہ یہ مفہوم محمدؐ
اس واسطے کیا ماں نے تمہیں پالا تھا واری	۸	اپنے لئے رکھو مجھے مغموم محمدؐ
صمصام کی نانا سے سفارش کرو بیٹا	۹	رہ جائے نہ وہ خلد سے محروم محمدؐ

شہادت — نوحہ نمبر ۱۴ — حضرت قاسمؑ

کہتی تھی یہ ماں قاسمِؑ مضطر کی تڑپکر اے دلبر شبیرؑ	۱	صدقے کرو جاں اپنی شہ جن و بشر پر اے دلبر شبیرؑ
ناصر ہے نہ یاور ہے کوئی اے مرے پیارے مارے گئے سب ناتے	۲	دولہا کہ میں تنہا ہیں بن ساقیٔ کوثر اے دلبر شبیرؑ
کہہ دینا کرو گے تو میں غم کہاونگی بیٹا مرجاونگی بیٹا	۳	منہ فاطمہ زہراؑ کو دکھاونگی میں کیونکر اے دلبر شبیرؑ
دیکھو کہیں ان کو علی اکبرؑ نہ سدھاریں پہلے ہی تمہارے	۴	شرمندہ نہ کیجو مجھے از بہر پیمبرؐ اے دلبر شبیرؑ
اب خیمہ سے جاؤ اے لال مرے رن کو سدھارو کفار کو مارو	۵	ہتھیار سجو بہر وغا کھینچلو خنجر اے دلبر شبیرؑ
دیتی ہوں قسم خالق اکبر کی میں تم کو کہنا مرا مانو	۶	رن جا کے کرو نصرت فرزند پیمبرؐ اے دلبر شبیرؑ
شبیرؑ پہ یہ سخت مصیبت کی گھڑی ہے تشویش بڑی ہے	۷	رن جانے کو تیار ہیں عباسؑ دلاور اے دلبر شبیرؑ
صمصام روانہ ہوئے قاسمؑ سوئے میداں کیا حال لکھیں ہا	۸	کہتی تھی دلہن مجھکو چلے چھوڑ کے کس پر اے دلبر شبیرؑ

شہادت — نوحہ نمبر ۱۵ — حضرت عباسؑ

نہر کی سمت سے آئی یہ شہ دیں کو صدا یا اخی ادرکنی	۱	اب کوئی دم کا ہے مہمان آ خیام سے خدارا یا اخی ادرکنی
کٹ گئے ہاتھ مرے دشت وغا میں ہو لا گرز مرے سر پہ لگا	۲	خاک پر پشت فرس سے میں ناموں حسن الغرض گر گیا یا اخی ادرکنی
ہائے کر مشک کو ظالم نے کیا تیر رہا اب کہوں آپ سے کیا	۳	چھد گئی مشک بہا خاک پہ پانی سارا یا اخی ادرکنی

خاک میں خوں نہیں غلطاں ہوں میں یا شاہا ہے حال	۴	روح ہو جائیگی اک آن میں اب تن سے جدا یا اخی ادرکنی
میری اک آنکھ میں ہے تیر سے پہلو میں ہے درد آنکھ ہے بند	۵	اٹھا جاتا نہیں مجھ سے مجھے درد بڑا یا اخی ادرکنی
دم نکلنے کو ہے اب سینہ سے میرے آقا آئیے بہر خدا	۶	دیکھ لوں تا میں جمال رخ پر نور ذرا یا اخی ادرکنی
سن کے ضمضام یہ عباس دلاور کی ندا گر پڑے شاہ ہدا	۷	ہو کے بیتاب یہ کہتے ہوئے دوڑے مولا یا اخی ادرکنی

شہادت حضرت نوحہ نمبر ۱۶ علی اکبرؑ

گر کے گھوڑے سے علی اکبر نے دی تب کو صدا آئیے بہر خدا	۱	کہا کی برچھی سینہ پر بابا میں گھوڑے سے گرا آئیے بہر خدا
کھینچ رہی ہیں گیسو ساری مری آ بابا جان [illegible]	۲	کوئی دم کا دیکھئے مہماں ہے خادم آپ کا آئیے بہر خدا
آکے بالیں پر مرے اب لیجئے میری خبر مضطرب ہوں اے پدر	۳	کوئی دم میں سر مرا ہو جائیگا تن سے جدا آئیے بہر خدا
لائیے تھوڑا سا پانی گر ملے اے بابا جاں پیاس سے ہوں نیم جاں	۴	تشنگی سے میرے منہ کو اُف کلیجا آگیا آئیے بہر خدا
وقت آخر بابا کوئی بھی نہیں ہے میرے پاس میں رہا ہوں بے حواس	۵	ہوتی ہے تن سے جدا اب روح مشکل سے جدا آئیے بہر خدا
اشتیاق ہے پھوپھی سے خدا کیواسطے مصطفیٰ کیواسطے	۶	آخری دیدار سے مسرور کر دیجئے شہا آئیے بہر خدا
رنج میں ہیں آفت اس دم کا یا شاہ ضمضام کوئی سنتا ہی نہیں	۷	ذاکر و مداح کی لیجے خبر کیسے رہا آئیے بہر خدا

شہادت حضرت نوحہ نمبر ۱۷ علی اصغرؑ

اصغر کدھر چلے علی اصغر کدھر چلے	۱	سر پیٹتی ہے مادر مضطر کدھر چلے
مادر بلا رہی ہے نہیں آتے کس لئے	۲	چھاتی سے شاہ دیں کے لپٹ کر کدھر چلے
رن سے ملیگا تم کو نہ آرام کوئی پل	۳	مادر کی گود چھوڑ کے اصغر کدھر چلے

برباد ہو نہ جائے کہیں باغ فاطمہؑ	۴	اے نونہال گلشن حیدرؑ کدھر چلے
ہے ہے تمہاری سالگرہ بھی نہ ہونے پائی	۵	اے جان چھ مہینے کے اندر کدھر چلے
جانے کا راز کچھ نہیں کھلتا بتاؤ تو	۶	سرورؑ کے ساتھ اے مری دلبر کدھر چلے
آئے نہیں ہو کب سے بلاتی ہے ماں نثار	۷	اے نور چشم حضرت سرورؑ کدھر چلے
کیوں ہو گئے ہو مادر مضطر سے تم خفا	۸	مادر کا دل تڑپتا ہے دلبر کدھر چلے
اعدا دیں نہ چھوڑیں گے زندہ کبھی تمہیں	۹	ماریں گے تیر سے تمہیں اصغرؑ کدھر چلے
سرورؑ کے ساتھ رن کو گئے اصغرؑ حسین	۱۰	صمصام چیختی رہی مادر کدھر چلے

نوحہ نمبر ۱۸

نامہ جناب فاطمہ صغراؑ

صغراؑ نے لکھا شاہ کو بلوائیے بابا	۱	یا سوئے وطن آپ ہی آجائیے بابا
مشتاق زیارت ہوں میں از بہر پیمبرؐ	۲	صدقے گئی شکل اپنی دکھا جائیے بابا
ہے ہجرِ غمِ فرقت سے ہوں بیتاب و دل افگار	۳	جلد آیئے صغراؑ کو نہ تڑپائیے بابا
کھانا ہے نہ پینا ہے نہ سونا ہے برابر	۴	بالیں پہ اجل ہے مری جلد آیئے بابا
آنا نہ ہو ممکن تو بلا لیجئے مجھ کو	۵	بیمار پہ اب رحم ذرا کھائیے بابا
تپ رہتی ہے جلتی ہوں غم ہجر سے ہر دم	۶	لینے کو مرے بھائی کو بھجوائیے بابا
اماں کو پھپھی زینبؑ و کلثومؑ و عمو کو	۷	آداب بجا لاتی ہوں پہنچائیے بابا
اکبرؑ کو سکینہؑ کو دعا میرے طرف سے	۸	پیارا اصغرؑ معصوم کو فرمائیے بابا

صمصام لکھا فاطمہ صغرا نے یہ شہ کو	۹	بس دیکھتے ہی خط کے چلے آئیے بابا

نوحہ نمبر ۱۹

جواب نامۂ فاطمہ صغرا

صغرا کو لکھا شہ نے کہ بلوا نہیں سکتا	۱	اب سوئے وطن پھر کے کبھی آ نہیں سکتا
مجبور ہوں ناچار ہوں اعدا میں گھرا ہوں	۲	صغرا میں یہاں سے کہیں اب جا نہیں سکتا
مارے گئے رن میں مرے سب یاور و ناصر	۳	لاشوں کو رفیقوں کی میں دفنا نہیں سکتا
زینب کے پسر مارے گئے ظلم و جفا سے	۴	لاشوں کو میں خیموں میں اٹھا لا نہیں سکتا
قاسم ہوئے پامال یہ سم ستوراں	۵	مغموم ہے کبرا کو میں سمجھا نہیں سکتا
اعدا نے قلم کردئے عباس کے بازو	۶	یہ غم تو کچھ ایسا ہے کہ میں کہا نہیں سکتا
ہاتھوں پہ مرے مر گیا معصوم تڑپ کر	۷	اصغر کو ترا پیار میں پہنچا نہیں سکتا
اک دم میں ہوا جاتا ہوں میں بھی تہ خنجر	۸	ان ظالموں سے بچ ترا بابا نہیں سکتا
صمصام یہ خط میں شہ والا نے لکھا تھا	۹	صغرا میں کسی طرح وہاں آ نہیں سکتا

نوحہ نمبر ۲۰

شب عاشورا

سبط رسول حق کی شہادت کی رات ہے	۱	آل عبا پہ ہائے قیامت کی رات ہے
ہوجائیں گے شہید کل شہ مظلوم تشنہ لب	۲	سر پیٹو مومنو یہ مصیبت کی رات ہے
کل ہوتے ہیں شہید علی اکبر جواں	۳	لیلا کے گلعذار کی فرقت کی رات ہے
کل ہوگی لاش قاسم نوشاہ پائمال	۴	بنت حسین کے لئے آفت کی رات ہے

انصار و خویش و اہلِ حرم سب ہیں مضطرب	۵	اللہ آج کیسی قیامت کی رات ہے
اصحاب سے یہ کہتے ہیں سلطانِ دیں پناہ	۶	آج آخری ہمارے عبادت کی رات ہے
کل حلق شیر خوار کے چھدنے کا روز ہے	۷	صمصام آج شہ کی شہادت کی رات ہے

نوحہ نمبر ۲۱

التجائے آخر امامؑ

کہتے تھے شاہِ کربلاؑ اے شمر پانی دے ذرا	۱	پیاسا ہوں میں بہرِ خدا اے شمر پانی دے ذرا
ماں میری ہے خیر النساؑ بابا ہے شاہِ اوصیا	۲	نانا ہے فخرِ انبیا اے شمر پانی دے ذرا
ہوں بیکس و تشنہ دہاں کوئی نہیں میرا یہاں	۳	بہرِ علیؑ و مصطفےٰؐ اے شمر پانی دے ذرا
بے آب ہے خنجر ترا اور خشک ہے میرا گلا	۴	پیاسا ہوں میں دو روز کا اے شمر پانی دے ذرا
ہوں میں عطش سے جاں بلب ہے ظلم مجھ پر بے سبب	۵	کس سے کروں ظالم گلا اے شمر پانی دے ذرا
سبطِ پیمبرؐ ہے حسینؑ ساقیٔ کوثر ہے حسینؑ	۶	ہوں مالکِ ہر دو سرا اے شمر پانی دے ذرا
خیمے میں محشر ہے بپا پیاسے ہیں سب آلِ عباؑ	۷	کر ترک یہ ظلم و جفا اے شمر پانی دے ذرا
پانی کو اولادِ علیؑ محتاج ہے آلِ نبیؐ	۸	لے دل سے سید کی دعا اے شمر پانی دے ذرا
مضطر ہیں بچے پیاس سے تکتے ہیں مجھکو یاس سے	۹	کر رحم از بہرِ خدا اے شمر پانی دے ذرا
دارین کا مختار ہوں کونین کا سردار ہوں	۱۰	کرتا ہوں تجھ سے التجا اے شمر پانی دے ذرا
مضطر ہیں اکبرؑ اشقی روتے ہیں صغراؑ سبھی	۱۱	غلبہ ہے ان پہ پیاس کا اے شمر پانی دے ذرا
صمصام ہے ردی جا خنجر گلے پہ رکھدیا	۱۲	کہتے رہے شاہِ ہدا اے شمر پانی دے ذرا

شہادت امام — نوحہ نمبر ۲۲ — مظلومؑ

۱ کہتا تھا ابن سعد ذرا رحم نہ کھاؤ اے غازیو جاؤ / فرزند ید اللہؑ کا سر کاٹ کے لاؤ اے غازیو جاؤ

۲ اک قطرہ بھی پانی کا نہ دینا شہ دیں کو اے دوستو سن لو / پیاس آپ کی آب دم خنجر سے بجھاؤ اے غازیو جاؤ

۳ آہوں سے نبی زادیوں کی خوف نہ کرنا محشر سے نہ ڈرنا / کلثومؑ کو زینبؑ کو سکینہ کو رلاؤ اے غازیو جاؤ

۴ چھلنی کرو نیزوں سے جدا ابن علیؑ کا اللہ کے ولی کا / گھوڑے سے شہ بیکس و بے پر کو گراؤ اے غازیو جاؤ

۵ ہاں گھیر لو سب مل کے شہ جن و بشرؑ کو حیدر کے پسر کو / تیر و تبر و نیزہ و شمشیر لگاؤ اے غازیو جاؤ

۶ شبیرؑ دل افگار کو گھوڑے سے گرا کے سجدے میں خدا کے / شمشیر ستم سامنے زینبؑ کے پھراؤ اے غازیو جاؤ

۷ زینبؑ کی بکا پہ نہ ترس کھاؤ خبردار حملہ کرو اک بار / گھر لوٹ کے سادات کا خیموں کو جلاؤ اے غازیو جاؤ

۸ سجادؑ حزیں کو کرو قید اور حرم کو بلوے میں نکالو / زینبؑ کو سناں پر سر شبیرؑ دکھاؤ اے غازیو جاؤ

۹ صمصام ابھی کہتا تھا لشکر سے وہ غدار ہر بار با اصرار / سبط شہ ابرارؑ کا ہاں خون بہاؤ اے غازیو جاؤ

شہادت امام — نوحہ نمبر ۲۳ — مظلومؑ

۱ اہل عزا یہ وقت بکا ہے سینہ شہ پہ شمر چڑھا ہے / پیاسے گلے کو کاٹ رہا ہے سینہ شہ پہ شمر چڑھا ہے

۲ نالہ کناں ہے آل پیمبر سینہ زناں ہے شاہ کی دختر / شور فغاں سے حشر بپا ہے سینہ شہ پہ شمر چڑھا ہے

۳ تیر و سناں سے چھلنی ہے سینہ غش میں ہے سبط شاہ مدینہ / چاک گریباں شیر خدا ہے سینہ شہ پہ شمر چڑھا ہے

۴ روتی ہے بنت سرور عالم پیٹ کے سر کو کہتی ہے پیہم / سارا زمانہ دیکھ رہا ہے سینہ شہ پہ شمر چڑھا ہے

۵ ہائے رسول حق کا نواسا ہو کا پیاسا حق کا شناسا / تیغ کے نیچے اس کا گلا ہے سینہ شہ پہ شمر چڑھا ہے

۶	سینہ پاک سبطِ پیمبرؐ منبعِ علم و حکمت داور	اس پہ شقی نے پاؤں دھرا ہی سینۂ شہ پر شمر چڑھا ہے
۷	سبطِ پیمبرؐ فاطمہ دا اور لختِ دلِ زہراؑ و پیمبرؐ	کانپ رہا ہی کانپ رہا ہی سینۂ شہ پر شمر چڑھا ہی
۸	کیا متزلزل کون و مکاں ہے درہم و برہم سارا جہاں ہے	قتل شہنشاہ دوسرا ہے سینۂ شہ پر شمر چڑھا ہے
۹	بانوؑ نے منھ پر خاک ملی ہی بھائی کو زینبؑ روتی کھڑی ہے	کیسا غضب صمصام ہوا ہے سینۂ شہ پر شمر چڑھا ہے

نوحہ نمبر ۲۴

شہادت امام مظلومؑ

۱	کہتی تھی رو کر ہاتھوں کو جوڑے بالی سکینہؑ شمرِ شقی سے	بابا کا میرے سر نہ جدا کر تن سے او ظالم کند چھری سے
۲	لاش ہے ریگِ گرم پہ انکی اور ہے سینہ تیروں سے چھلنی	سینے سے ظالم نیچے اتر آ کچھ تو حیا کر حق سے نبی سے
۳	باقی ہے اک یہ آلِ عباؑ میں تیرا ہی مہماں کرب و بلا میں	تھوڑا سا پانی انکو پلا دے بہرِ خدا اب جلدی سے
۴	کہتی رہی یہ بالی سکینہؑ پیٹ کے ننھے ہاتھ سے سینہ	شاہ کا اے صمصام ادھر سر کٹ گیا تیغِ شمرِ شقی سے

نوحہ نمبر ۲۵

خدا حافظ

۱	کہا سرورؑ نے اے خواہر خدا حافظ خدا حافظ	نہ تڑپاؤ مجھے رو کر خدا حافظ خدا حافظ
۲	گئے مارے تری نسبت ہوا قاسمؑ تہِ خنجر	نہیں باقی کوئی یاور خدا حافظ خدا حافظ
۳	نہ عباسؑ دلاور ہے نہ ہمشکلِ پیمبرؐ ہے	بتاؤ کیا کروں جی کر خدا حافظ خدا حافظ
۴	نہ جاؤں کیوں سوئے کوثر سر اپنا نہیں کٹوا کر	بلاتا ہے علی اصغرؑ خدا حافظ خدا حافظ
۵	مجھے اب ان کو جانے دو نہ مرنے سے مجھے روکو	فدا ہونے دو امت پر خدا حافظ خدا حافظ
۶	او وقت عصر آپہنچا ہوا وعدہ مرا پورا	مجھے ہونا ہے اب بےسر خدا حافظ خدا حافظ

۷ وصیت ہے یہ اے خواہر کرو صبر اس مصیبت پر — نہ ہو غم میں مضطر خدا حافظ خدا حافظ

۸ جلیں گے آگ سے خیمے ردائیں چھینے جائیں گے — کریں گے ظلم اہل شر خدا حافظ خدا حافظ

۹ بہن پیاری سکینہؑ پر کریگا ظلم بد اختر — نہ کرنا بد دعا اس پر خدا حافظ خدا حافظ

۱۰ سناں پر شمر بد اختر چڑھائیگا جو میرا سر — نہ ہونا دیکھ کر مضطر خدا حافظ خدا حافظ

۱۱ کہا صمصام زینبؑ نے جواب شہؑ میں رو رو کے — سدا ہار و صدقے میں تم پر خدا حافظ خدا حافظ

نوحہ نمبر ۲۶

نوحہ — ہائے ہائے

۱ کیونکر کریں نہ شہ کے عزادار ہائے ہائے — لوٹی گئی حسینؑ کی سرکار ہائے ہائے

۲ پانی کی ایک بوند بھی پائی نہ وقت ذبح — پیاسا سدھارا خلق کا سردار ہائے ہائے

۳ اعدا کے ہاتھوں کیا ستم و جور سہہ گیا — ابن جناب حیدرؑ کرار ہائے ہائے

۴ بےجرم حلق خشک شہ دیں پہ شمر نے — بے آب پھیرتا رہا تلوار ہائے ہائے

۵ کرتے ہیں شاہ امتِ جد کے لئے دعا — کرتے ہیں ظلم ان پہ ستمگار ہائے ہائے

۶ کہتے ہیں پیٹ پیٹ کے سر بیوہ و یتیم — باقی رہا نہ اپنا پرستار ہائے ہائے

۷ عرش خدا سے آتی ہے پیہم یہی ندا — مارا گیا رسولؐ کا دلدار ہائے ہائے

۸ روتی ہے بہرِ حضرت شبیرؑ فاطمہؑ — کرتی ہے سر کو پیٹ کے ہر بار ہائے ہائے

۹ صمصام حشر کرب وبلا میں بپا ہوا — جب قتل ہو گیا شہ ابرار ہائے ہائے

نوحہ نمبر ۲۷

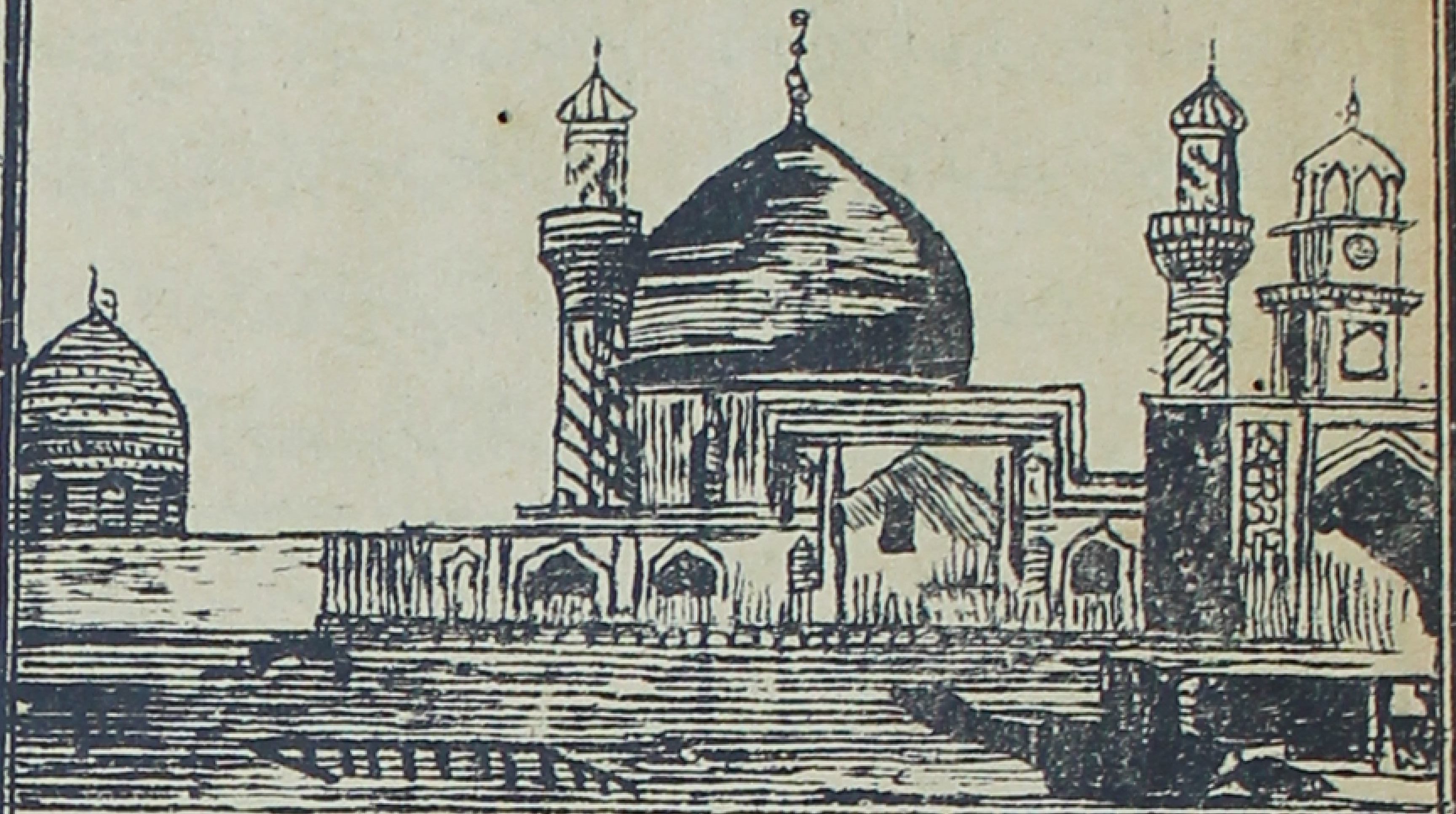
روانگی حضرت امام حسینؑ — از مدینہ منورہ

نوٹ نوحہ روانگی امام حسینؑ از مدینہ منورہ بجائے صفحہ ۳ پر درج ہونیکے یہاں غلطی سے درج ہو گیا۔

محبو سبطِ رسولؐ یثرب سے کربلا آج جا رہی ہیں	۱	فراق شہؑ سے تمام اہلِ مدینہ آنسو بہا رہی ہیں
سواریاں سب کھڑی ہیں در پر لپٹ گیا ہی بہن سے اصغرؑ	۲	اور اس کو صغراؑ سے شاہِ والا جاہ کے عذر چھڑا رہی ہیں
کبھی ٹپکتی ہے سر زمین پر کبھی گریبان پھاڑتی ہے	۳	جو مضطرب ہے جنابِ صغراؑ تو اکبرؑ اس کو منا رہی ہیں
یہ رو رو کہتی ہیں اہلِ یثرب کہ ظلم اعدا سے آلِ احمدؐ	۴	مدینہ کو چھوڑ کر بحسرت عراق کی سمت جا رہی ہیں
او داس روضہ ہے مصطفےٰ کا ہے مضطرب روح فاطمہؑ کی	۵	جو شاہِ والا کو ہائے اعدا وطن سے اپنے چھڑا رہی ہیں
یہ وہ مصیبت ہے جس پہ صمصامؔ آج تک رنج و غم کی مارے	۶	ملائک و جن و انس رو رو کے اپنے آنسو بہا رہے ہیں

نوحہ — نوحہ نمبر ۲۸ — متفرق

روتی ہے خلق پیٹ کے سر وا مصیبتا	۱	ماتم کناں ہیں جن و بشر وا مصیبتا
زہر دغا سے ہائے جنابِ رسولؐ کا	۲	ہے ٹکڑے ٹکڑے قلب و جگر وا مصیبتا
خاتونِ حشرؑ درد سے پہلو کے ہائے ہائے	۳	دنیا سے کر گئیں ہے سفر وا مصیبتا
گھر میں خدا کے سجدہ میں زوجِ بتولؑ کا	۴	ہے ہے شگافتہ ہوا سر وا مصیبتا
زہرِ دغا سے ٹکڑے حسنؑ کا ہوا جگر	۵	زہراؑ ہے غم سے خاک بسر وا مصیبتا
کرب و بلا میں حکم یزید پلید سے	۶	ہے ہے لٹا حسینؑ کا گھر وا مصیبتا
شمرِ لعین نے کاٹا سر شاہِ تشنہ لبؑ	۷	صرفِ بکا ہیں جن و بشر وا مصیبتا
بلوے میں اہلِ بیتؑ کا ہے سر کھلا ہوا	۸	شبیرؑ کا ہے نیزہ پہ سر وا مصیبتا
صمصامؔ غم میں شاہ کے زینبؑ بلا نصیب	۹	سینہ زناں ہے خاک بسر وا مصیبتا



فریاد حضرت زینبؑ **نوحہ نمبر (۲۸)** بعد شہادت امام حسینؑ

۱ فرماتی تھی رو رو کے یہ زینبؑ جگر افگار اے سید ابرار
ہمکو جو ستاتی ہے یہی قوم ستمگار اے سید ابرار

۲ نیزہ پہ چڑھاتا ہے ستمگر سر انور اے کشتۂ خنجر
کوئی نہیں والی یتیمہ کا طرفدار اے سید ابرار

۳ تم تو نہیں اب کون خبر لیگا ہماری اے فدیۂ باری
کرتے ہیں ستم ظلم و جفا ہائے جفاکار اے سید ابرار

۴ خیموں کو جلایا کیا طرفہ ستم ایجاد فریاد ہے فریاد
بے مقنع و چادر ہیں پھراتے سر بازار اے سید ابرار

۵ اس نور دیدہ مارا ہے ستمگر نے طمانچا واحسرت و دردا
ہے درد سے بے چین سکینہ جگر افگار اے سید ابرار

۶ تھی سحر مری شانوں کو اس نے رسی باندھا ظالم نے بٹھایا
بیتاب ہوں کچھ کہہ نہیں سکتی ہوں گرفتار اے سید ابرار

۷ پہچانتے ہیں بھیا ہمیں اشرار شام کو اعدا نے چادر [illegible]
کس طرح سے جاؤں میں تنہا سر دربار ای سید ابرار

۸ پہنے ہوئے ہیں طوق گراں سید سجاد فریاد فریاد
دربار میں حاکم کے کھڑے ہیں آل اطہار ای سید ابرار

۹ سر برہنہ پا برہنہ بے مقنع و چادر [illegible]
زندان میں لیے جاتے ہیں اب ہم کو ستمگار ای سید ابرار

۱۰ [illegible] تمہارا ای سید لولاک
لو اس کی خبر دیتے ہیں اعدا سے آزار ای سید ابرار

زبان حضرت زینبؑ نوحہ نمبر ۲۹ بر لاش امام حسینؑ

۱ لاشہ شبیر سے کہتی تھی بنت مرتضیٰ ای شہ کرب و بلا
خلد میں تیرے لیے مضطر ہے روح فاطمہ ای شہ کرب و بلا

۲ کیا اسی دن کیلئے اماں نے پالا تھا تجھے ظلم سہنے کیلئے
کہتے ہیں بابا علی اب لاشہ تیرا اہل جفا ای شہ کرب و بلا

۳ مضطرب ہے تیرے غم سے روح پاک مصطفیٰ [illegible]
کرتے ہیں ماتم ترا پیمبر گو آل عبا ای شہ کرب و بلا

۴ بے خطا اعدا نے تیرا سر کیا تن سے جدا تیری غربت کے فدا
تیری مظلومی کے صدقے دختر خیر النسا ای شہ کرب و بلا

۵ اہل ظلم و جور نے اس طرح لوٹا ہے ہمیں اپنی حالت کیا کہیں
کہنہ چادر کیلئے محتاج ہے آل عبا ای شہ کرب و بلا

۶ بے ردا خواہر ہے بلوے میں سبط نبی دیکھا ہے ہر کوئی
اور بے گور و کفن ہے دشت میں لاشہ ترا ای شہ کرب و بلا

۷ جسکی عصمت [illegible] چادر [illegible]
آج ہے بازار میں خواہر اسی کی بے ردا ای شہ کرب و بلا

۸ باندھ کر [illegible] سب [illegible]
بیکسی کا حال ہے اب اہل بیت مصطفیٰ ای شہ کرب و بلا

۹ کربلا میں ہائے [illegible]
[illegible] ای شہ کرب و بلا

نوحہ نمبر (۳۰) سوم شہدا

اے دل شفیعِ روزِ جزا کا سوم ہے آج ۱ یعنی حسینؑ شاہِ ہدیٰ کا سوم ہے آج
حرؑ کا حبیبؑ اور محمدؑ عونؑ کا ۲ قاسمؑ قتیلِ جور و جفا کا سوم ہے آج
مارا گیا جو ابنِ انس کی سنان سے ۳ اس شیرِ دشتِ کرب و بلا کا سوم ہے آج
بے دست جسکی لاش ہے نہرِ فرات پر ۴ اس نورِ عینِ شیرِ خدا کا سوم ہے آج
مارا گیا جو تیر سے بابا کی گود میں ۵ اس طفلِ بے قصور و خطا کا سوم ہے آج
حوریں جناں سے پھول چڑھانے کو آئی ہیں ۶ اے مومنو ولیِ خدا کا سوم ہے آج
صمصام بام و در سے یہی آتی ہے صدا ۷ مقتولِ دشتِ کرب و بلا کا سوم ہے آج

دسواں — نوحہ نمبر ۳۱ — امام حسینؑ

جو تھا سبطِ محمد مصطفےٰ آج اس کا دسواں ہے ۱ جسے کہتے ہیں شاہِ کربلا آج اس کا دسواں ہے
تباہی سے سفینہ جس نے امت کا بچایا ہے ۲ جہازِ دیں کا تھا جو ناخدا آج اس کا دسواں ہے
حبیبؑ و مسلمؑ و حرؑ جری کا آج شیون ہے ۳ ہوا جو ابنِ زہراؑ پر فدا آج اس کا دسواں ہے
جنابِ زینبؑ مضطر کے دونوں لال کا غم ہے ۴ جو تھا ابنِ جنابِ مجتبیٰؑ آج اس کا دسواں ہے
کٹایا جس نے راہِ حق میں بازو اس کی مجلس ہے ۵ جو تھا ابنِ علیِ مرتضیٰؑ آج اس کا دسواں ہے
سنان سینہ پہ اپنے جس نے کھائی ابنِ کلثوم کی ۶ جو تھا ہمشکلِ محبوبِ خدا آج اس کا دسواں ہے
وہ نورِ دیدۂ شبیرؑ و آرامِ دلِ بانوؑ ۷ جسے قتل ابنِ کاہل نے کیا آج اس کا دسواں ہے

امام حبشی دانسی کا اے صمصام ہے نام	۸	جو بے جرم و خطا مارا گیا آج اس کا بیسواں ہے

نوحہ نمبر ۲۳ بیسواں امام حسینؑ

ہے آج ابن حیدرؑ صفدر کا بیسواں	۱	یعنی حسینؑ کشتۂ خنجر کا بیسواں
مسلمؑ کا حرؑ کا اور حبیبؓ غریب کا	۲	ہے آج ایک دن میں بہتر کا بیسواں
ہے بیسواں جناب محمدؑ کا عونؑ کا	۳	اور نور چشم حضرت شبرؑ کا بیسواں
سالار تھا جو لشکر فوج حسینؑ کا	۴	ہے آج اس بہادر و صفدر کا بیسواں
ہمشکل تھا جو حضرتِ خیر الانامؐ کا	۵	ہے اس شبیہ خاصۂ داور کا بیسواں
مارا گیا جو تیر سہ شعبہ سے بے خطا	۶	ہے اس صغیر دلبر سرور کا بیسواں
صمصام سر برہنہ ہیں شیر خداؑ رسولؐ	۷	لیجے ہے آج سرورؑ بے سر کا بیسواں

نوحہ نمبر (۲۴) مصائب حضرت سجادؑ

سجاد سا عالم میں دل افگار نہیں ہے	۱	غم میں تو گرفتار ہیں غمخوار نہیں ہے
[illegible] کوئی دشت بلا ہے	۲	سجادؑ کا غمخوار و مددگار نہیں ہے
[illegible] دل آزار	۳	بیکس کا کوئی ہائے طرفدار نہیں ہے
[illegible] بیمار تھا	۴	کس طرح چلیں قوتِ رفتار نہیں ہے

گردن میں ہے وہ طوق گرانبار کہ جس سے	٥	رکتا ہے دم اور طاقت گفتار نہیں ہے
کوئی نہیں یہ ظالموں سے پوچھنے والا	٦	کیا سبط نبی عابد بیمار نہیں ہے
کیا حضرت زہرا کا جگر پارہ نہیں یہ	٧	کیا لخت دل حیدر کرار نہیں ہے
کیا حضرت شبر کا نہیں ہے یہ بھتیجا	٨	کیا یہ پسر سید ابرار نہیں ہے
جاکر کوئی صمصام یہ اشرار سے کہتا	٩	بیمار ہے یہ لایق آزار نہیں ہے

شہادت نوحہ نمبر ۳۴ حضرت سکینہ

نوحہ یہ فضہ کا تھا بالی سکینہ اٹھو	١	خاک پہ سوتے ہو کیا بالی سکینہ اٹھو
دیکھو تو دیوار پر شاہ کا آیا ہے سر	٢	آنکھیں کرو اپنی وا بالی سکینہ اٹھو
روتی ہیں سب بیبیاں ماں تو ہے نالہ کناں	٣	بہر شہ کربلا بالی سکینہ اٹھو
کس لئے خاموش ہو کچھ تو مری جان کہو	٤	تم پہ یہ فضہ فدا بالی سکینہ اٹھو
جس سے تھا تم کو گلہ آیا ہے وہ باوفا	٥	لایا ہے پانی چچا بالی سکینہ اٹھو
شاہ کو رو رو اٹھو بھائی کو رو رو اٹھو	٦	اٹھ کے کرو اب بکا بالی سکینہ اٹھو
زینب غم خوار کو عابد بیمار کو	٧	آؤ مناؤ ذرا بالی سکینہ اٹھو
کیا کہیں صمصام ہم روتے ہیں اہل حرم	٨	دیتی ہے فضہ صدا بالی سکینہ اٹھو

شہادت نوحہ نمبر ۳۵ حضرت سکینہ

۱	بانو نے کہا لاش سکینہ سے لپٹ کر پیاری مری دختر	بے تیرے مجھے چین بھلا آئیگا کیونکر پیاری مری دختر
۲	اے لخت دل شاہ بڑا بیکس و دلگیر اے عاشق شبیر	کیا جلد گئیں تم ہر سے تکلیف اٹھا کر پیاری مری دختر
۳	کیا کیا نہ ستمگاروں نے دی تجھکو اذیت تکلیف و صعوبت	دشمن تھا تری جان کا کیا شمر ستمگر پیاری مری دختر
۴	افسوس صد افسوس نہیں ملتا ہے پانی اے امر ثانی	دلواؤں تجھے غسل میں بتلاؤ تو کیونکر پیاری مری دختر
۵	کہنہ کوئی چادر بھی نہیں پاس ہمارے آفت کے ہیں مارے	ہے تیرے کفن کیلئے حیران برادر پیاری مری دختر
۶	دادی سے نہ مادر کا گلہ کرنا مری پیاری میں رنج کی ماری	ہو جاؤنگی بیتدبیر غم سے تڑپ کر پیاری مری دختر
۷	بی بی کرو صمصام کی دادی سے سفارش ماں سے سفارش	محروم شفاعت سے نہ رہجائے ثناگر پیاری مری دختر

شہادت نوحہ نمبر ۳۶ حضرت سکینہ

۱	بے جان سکینہ نادان سکینہ	یاد آتی ہے مادر کو تو ہر آن سکینہ
۲	سر باپ کا دیوار پہ آیا ہے میں واری	دیکھو تو ذرا اٹھ کے مری جان سکینہ
۳	روتی ہیں تجھے زینب و کلثوم برابر	ہے چاک برادر کا گریبان سکینہ
۴	بیچین تھیں جنکے لئے لو دیکھو تو اٹھ کر	پانی لئے آئے ہیں چچا جان سکینہ
۵	حیران ہوں کس چیز کا میں تجھکو کفن دوں	سر بھی تری اماں کا ہے عریان سکینہ
۶	بانو کو یہ غم تیرا نہ جینے کبھی دیگا	دنیا سے چلی تو جو پر ارمان سکینہ
۷	تمہی تھا بابا تم فرزند پیمبر	بابا کو اٹھو روؤ میں قربان سکینہ

روشن تھا ترے سوم سے یہ محبس مری پیاری	۸	تاریک کیسی ہو گئی ہے زندان سکینہؑ
پڑھنے کے لئے سورہ یاسین سرہانے	۹	بیمار لئے آیا ہے قرآن سکینہؑ
جاتی ہے مجھے چھوڑ کے تنہا سوئے جنت	۱۰	ہے رب علیٰ تیرا نگہبان سکینہؑ
اظہار ستم کے لئے دادی کو مری جان	۱۱	یہ اپنے دکھا خون بھری کان سکینہؑ
صمصام عزادار و ثنا گر سے تو ہر گز	۱۲	محشر میں نہ ہونا کہیں انجان سکینہؑ

نوحہ نمبر ۴۷

چہلم — امام حسینؑ

بانو نے رو کر کہا آج ہے چہلم کا دن	۱	کیجئے ماتم بپا آج ہے چہلم کا دن
خاک بسر ہیں نبی پیٹتے ہیں سر علی	۲	فاطمہ ہے بے ردا آج ہے چہلم کا دن
نالہ کناں ہیں ملک روتے ہیں ساتوں فلک	۳	ہلتا ہے عرش خدا آج ہے چہلم کا دن
گریہ کناں ہیں بشر روتے ہیں جن پیٹ کر	۴	شور ہے فریاد کا آج ہے چہلم کا دن
چہرہ مہ خشک و تر دم و دد بحر و بر	۵	کرتے ہیں آہ و بکا آج ہے چہلم کا دن
کھا کے جو تیر خار ان میں موا بے خطا	۶	بانو کے اس لال کا آج ہے چہلم کا دن
مارا گیا تشنہ لب دشت بلا میں غضب	۷	ہلا دی ہر دو سرا آج ہے چہلم کا دن
پیٹ کے صمصام گیا بانوئے شاہ ہدا	۸	دیتی تھی ہر دم صدا آج ہے چہلم کا دن

نوحہ نمبر ۴۸

متفرق — مصائب

۱	گھر بھائی کو زینبؑ نے لٹاتے ہوئے دیکھا	سر سجدۂ خالق میں کٹاتے ہوئے دیکھا
۲	کلثومؑ دل افگار نے عباسؑ کو رن میں	ہاتھوں کو رہِ حق میں کٹاتے ہوئے دیکھا
۳	کیا حال ہوا ہوگا جو نوشاہ کی ماں نے	میدان سے لاشِ پسر آتے ہوئے دیکھا
۴	لاش عونؑ و محمدؑ کی اٹھائے شہ بیکس	زینبؑ نے در خیمہ سے آتے ہوئے دیکھا
۵	لیلائے حزیںؑ نے در خیمہ سے صد افسوس	اکبرؑ کو سناں سینہ پہ کھاتے ہوئے دیکھا
۶	بانوؑ نے پس پردۂ عصمت سے بصد رنج	تیر اصغرؑ بے شیر کو کھاتے ہوئے دیکھا
۷	بنتِ اسد اللہؑ کو مقتل میں دم ذبح	سر برہنہ شبیرؑ نے آتے ہوئے دیکھا
۸	سجادؑ نے خولی ستمگار کو ہے ہے	سر باپ کا نیزہ پہ چڑھاتے ہوئے دیکھا
۹	یا شاہِ ہدا آپ کے صمصام کو ہم نے	دنیا کے غم و رنج اٹھاتے ہوئے دیکھا

متفرق — نوحہ نمبر ۳۹ — مصائب

۱	مہمان کو دنیا میں رلایا نہیں جاتا	معصوم کو بھوکے سے ستایا نہیں جاتا
۲	اُمت کے ستم کی نہیں کرتے ہیں شکایت	صابر کوئی شبیرؑ سا پایا نہیں جاتا
۳	پیاسوں کو دکھا کر کبھی اے چرخ ستمگار	یوں خاک پہ پانی کو بہایا نہیں جاتا
۴	شہ لاش پسر ڈھونڈ رہے ہیں مگر افسوس	اکبرؑ کا پتہ شہ کو بتایا نہیں جاتا
۵	فرماتے تھے لاش علی اکبرؑ سے یہ حضرتؑ	بیٹا ترا یہ داغ اٹھایا نہیں جاتا

شمرؑ نے کہا کیا کرتے ہو اے شامیو دیکھو	٦	ماں باپ سے بچوں کو چھڑایا نہیں جاتا
مذبوح کو بھی پہلے پلا لیتے ہیں پانی	٧	پیاسا کسی حیواں کو کیا یا نہیں جاتا
آرام دیا کرتے ہیں بیمار کو ہمدم	٨	کانٹوں پہ کہیں اُس کو چلایا نہیں جاتا
جو بانیٔ پردہ ہو کہیں آل کو اُس کے	٩	سر برہنہ یوں بلوے میں لایا نہیں جاتا
عاشورہ کو جو ظلم ہوا آلِ نبیؐ پر	١٠	صمصام وہ تحریر میں لایا نہیں جاتا

متفرق — نوحہ نمبر ۴۱ — مصائب

مومنو لٹ گیا زہراؑ کا بھرا گھر رن میں	١	چھد گیا تیر سے حلقِ علی اصغرؑ رن میں
جو مددگار و معین ساری خدائی کا ہے	٢	اس کا فرزند ہے بے ناصر و یاور رن میں
اشقیا کے ستم و جور سے ہے ہے وہ تو	٣	مر گئے ثانیٔ زہراؑ کے دلاور رن میں
وا دہ کش رانڈ ہوئی ہائے دلہن اک شب کی	٤	تشنہ لب مارے گئے قاسمؑ بے پر رن میں
قطع اعدا نے کئے حضرت عباسؑ کے ہاتھ	٥	بے برادر ہوئے فرزندِ پیمبرؐ رن میں
کر کے اکبرؑ کو شہید آہ ستمگاروں نے	٦	کیا مٹا ڈالی ہے تصویرِ پیمبرؐ رن میں
جب گرے گھوڑے سے فرزندِ نبیؐ اے صمصام	٧	آ گئی خاک بسر زینبؑ مضطر رن میں

متفرق — نوحہ نمبر ۴۲ — مصائب

دریائے خوں بہائیے رو کر حسینؑ پر	١	ٹوٹا ہے شام و کوفہ کا لشکر حسینؑ پر
فرطِ عطش سے مانگ رہے ہیں جو ...	٢	برسا رہے ہیں تیر ستمگر حسینؑ پر ...

محو دعائے بخشش امت ہیں زیر تیغ	۳	کرتا ہے ظلم شمر بد اختر حسینؑ پر
فی الفور تیغ شاہ سے لاکھوں ہوئے مگر	۴	رن میں ہوئے نثار بہتّر حسینؑ پر
دو نور عین ثانیِ زہراؑ کے دل فگار	۵	میداں میں صدقے ہو گئے لڑ کر حسینؑ پر
اللہ ری وفائے علمدار ذی وقار	۶	کر ڈالا صدقے اپنا بھرا گھر حسینؑ پر
یا مصطفیٰؐ برائے خدا دیکھیے ذرا	قطعه	کرتے ہیں تازہ ظلم ستمگر حسینؑ پر
ہے حکم ابن سعد کہ پامال لاش ہو	۸	یہ ظلم ہائے توپ لگے و ابر حسینؑ پر
امت کے واسطے سہے صمصام کیا ستم	۹	ہیں صدقے اور میرا بھرا گھر حسینؑ پر

متفرق — نوحہ نمبر ۳۴ — مصائب

نہ کی شرم و حیا شمر ستمگر نے پیمبرؐ سے	۱	کیا سبطِ نبیؐ کا سر جدا بے آب خنجر سے
رگیں گردن کی سوکھی تھیں تو لب تھے خشک سرورؑ کے	۲	کلیجہ سخت تھا قاتل کا فولاد اور پتھر سے
بلا کر قتل کر ڈالا عزیزانِ شہ دیںؑ کو	۳	دغا کی کوفیوں نے ہائے اولادِ پیمبرؐ سے
دیا حکم ابن سعد شوم نے یہ اپنے لشکر کو	قطعه ۴	کرو مجروح زہراؑ کے پسر کو تیر و خنجر سے
کرو دل میں نہ اپنے خوف خلاقِ دو عالم کا	۵	سفیر ہے غازیو خائف ہو پوچھو روزِ محشر سے
اگر تم چاہتے ہو شام کے دربار میں عزت	۶	کرو جتنی عداوت ہو سکے اولادِ حیدرؑ سے
سنانیں ایسی کرو چھلنی سینہ ہمشکلِ پیغمبرؐ	۷	علم بھی چھین لو احمدؐ کا عباسؑ دلاور سے
غرض چن چن کر مارو حامیانِ آلِ احمدؐ کو	۸	رہے باقی نہ کوئی شاہ کا انصار و یاور سے
نہ دینا ایک قطرہ بھی شہ والا کو پانی کا	۹	بھرو شبیرؑ کے چلو کو خون حلقِ اصغرؑ سے
کرو اے غازیو جسم حسینؑ ابن علیؑ پارا	۱۰	تبر سے تیر سے تلوار سے نیزے سے پتھر سے
غضب ہے سر برہنہ زینبؑ و کلثومؑ ہو رہیں	۱۱	ستم ہے چھین لو دستِ اشقیا زہراؑ کی چادر سے

صلہ پائیگا تو صمصام اس حق طرازی کا	۱۲	بتول پاک سے سبطین سے احمد سے حیدر سے
جناب مصحف ناطق نے فرمایا کہ سب آنکھیں	۱۳	رہینگی حشر میں گریاں خدا کے خوف اور ڈر سے
مگر وہ آنکھ جو شبیر کے ماتم میں روئی ہو	۱۴	نہ روئیگی کوئی پل روز محشر ہول محشر سے

متفرق — **نوحہ نمبر ۴۴** — مصائب

شہ پہ کرتا ہے ستم چرخ جفا جو دیکھئے	۱	ایک ہیں شبیر اور دو لاکھ بدخو دیکھئے
استغاثے کی صدا دیتے ہیں شاہ دیں پناہ	۲	پاس کے پھر دیکھتے ہیں ہر سو دیکھئے
قاسم و عون و محمد ہیں نہ جعفر و رفقا	۳	خاک پر ہے لاشۂ عباس خوش خو دیکھئے
جس کا رونا تھا خدا و مصطفےٰ کو ناپسند	۴	لاش اکبر پر بہاتا ہے وہ آنسو دیکھئے
ہو گیا ہے قتل اصغر حرملہ کے تیر سے	۵	وہ گلوئے خشک وہ پیکان سے پہلو دیکھئے
سینۂ شہ پر جو ہے گنجینۂ علم خدا	۶	ذبح کرنے کو چڑھا ہے شمر بدخو دیکھئے
عابد بیمار کو پہنا ہے زنجیر و طوق	۷	یا رسول اللہ یہ ظلم جفا جو دیکھئے
سامنے زینب کے حلق حضرت شبیر پر	۸	پھیرتا ہے تیغ کیسا شمر بدرو دیکھئے
کربلا بلوائیے صمصام کو اب پھر شہا	۹	اس کو بچشم لطف سے یا شاہ خوشخو دیکھئے

متفرق — **نوحہ نمبر ۴۵** — مصائب

شمر لعین نے مار کے زہرا کے لال کو	۱	تڑپایا قبر میں اسد ذوالجلال کو
در در پھرا رہے ہیں ستمگار بد اساس		مانند قیدیوں کے محمد کی آل کو

۳ گردن میں طوق پاؤں میں بیڑی رسن میں ہاتھ — یوں لیچلے ہیں احمدِ مرسل کی آل کو
۴ شمرِ شقی نے ماری طمانچوں کے لال لال — افسوس کر دیا ہے سکینہؑ کے گال کو
۵ صمصام کی یہ عرض ہے رو رو کے مومنو — دو پرسہ آل کا نبیؑ ذوالجلال کو

نوحہ نمبر ۴۶

متفرق — مصائب

۱ ماتم بپا جہاں میں ہے گھر گھر حسینؑ کا — یہ جرم ہو گیا جو قلم سر حسینؑ کا
۲ اعدائے دیں کی ظلم و ستم سے ہزار حیف — برباد ہو گیا ہے بھرا گھر حسینؑ کا
۳ میداں میں چل رہی تھی کچھ ایسی ہوا مرگ — باقی رہا نہ ایک بھی یاور حسینؑ کا
۴ پامال لاش تھا قاسمؑ ناشاد ہو گئی — مارا گیا جوان برادر حسینؑ کا
۵ بانو کا نوجوان پسر ہو گیا شہید — بے جان تیر سے ہوا اصغرؑ حسینؑ کا
۶ سنگ و سناں و تیر سے اعدا نے ہے غضب — کر ڈالا چور سینۂ انور حسینؑ کا
۷ شمرِ شقی نے خنجرِ بے آب پھیر کر — ہے ہے کیا بدن سے جدا سر حسینؑ کا
۸ دوڑا کے گھوڑے لاشہ پہ میدانِ جنگ میں — پامال کر دیا تنِ بے سر حسینؑ کا
۹ باقی رہی نہ منہ کو چھپانے کو اک ردا — دشتِ بلا میں لٹ گیا یوں گھر حسینؑ کا
۱۰ تاجِ شہی ہے فرقِ یزیدِ پلید پر — ہے سارا خاندان کھلے سر حسینؑ کا
۱۱ دربار میں یزید ستمگر کے سامنے — طشتِ طلا میں ہے سرِ انور حسینؑ کا
۱۲ بنتِ نبیؐ کو خلد میں حور و ملک سبھی — صمصام پرسا دیتے ہیں رو کر حسینؑ کا

حال — نوحہ نمبر ۴۷ — دربار شام

بیکفن دشت بلا میں سید ابرارؑ ہے	۱	مومنو مجلس میں آلِ احمدؐ مختار ہے
سات سو کرسی نشین ہیں شام کا دربار ہے	۲	اور کھلے سر ہائے آلِ حیدر کرار ہے
رات میں اٹھے جنازہ فاطمہ کا ہائے ہائے	۳	بے ردا بیٹی ہے اس کی شام کا بازار ہے
زوجۂ حاکم پس پردہ ہے با صد احترام	۴	بے ردا بلوے میں بنتِ حیدرؑ کرار ہے
تختِ زریں پر یزیدِ ردیہ کا ہے جلوس	۵	بیڑیاں پاؤں میں پہنے عابدِ بیمار ہے
طشتِ زر میں ہے سر پاک شہید کربلا	۶	چوب رکھتا اس پہ ہر دم حاکم غدار ہے
ایستادہ ہیں مثال قیدیاں کے روم	۷	ہائے کیا توقیر آلِ احمدِ مختار ہے
ہے عباسؑ جری صمصام کی مشکل حل	۸	آپ کا مداح وہ یا سید ابرار ہے

متفرق — نوحہ نمبر ۴۸ — مصائب

کربلا میں بیکفن ہے ابنِ حیدرؑ ہائے ہائے	۱	بے ردا بلوے میں ہے زہراؑ کی دختر ہائے ہائے
نوکِ نیزہ پر سر سبطِ پیمبرؐ ہائے ہائے	۲	مومنو بنتِ علیؑ محتاج چادر ہائے ہائے
ہائے جب روتی سکینہ کہکے اے بابا حسینؑ	۳	تازیانہ مارتا شمرِ ستمگر ہائے ہائے
بھوکا پیاسا تین دن رکھکر کیا شہ کو شہید	۴	اے فلک یہ جور آلِ مصطفیٰؐ پر ہائے ہائے
شام کے دربار میں اہلِ حرم کے ساتھ ہیں	۵	بیڑیاں پہنے ہوئے سجادؑ مضطر ہائے ہائے
لوٹ ڈالا کربلا میں سیدِ بیکس کا گھر	۶	لے گئے اعدائے دیں زہراؑ کی چادر ہائے ہائے

اہل بیتِ مصطفیٰؐ اور شام کا زندانِ غضب	۷	ریسمانِ ظلم میں ہے آلِ اطہر ہائے ہائے
کیجیئے حل مشکل صمصام یا مشکل کشاؑ		ظلم کرتا ہے اس پہ ہی چرخِ ستمگر ہائے ہائے

نوحہ نمبر ۴۹

متفرق — مصائب

برگشتہ تھی حسینؑ سے تقدیر ہائی ہائی	۱	کرتے تھے ظلم شاہ پہ بے پیر ہائے ہائے
عونؑ و محمدؑ و علی اکبرؑ کی لاش پر	۲	روتے تھے سر کو پیٹ کے شبیرؑ ہائے ہائے
قاسم رہی نہ حضرت مسلمؑ کے یادگار	۳	باقی رہی علیؑ کی نہ تصویر ہائے ہائے
تیر سہ شعبہ بن کاہل نے ہے غضب	۴	چھیدا گلوئے نازکِ بے شیر ہائے ہائے
حلق جناب سبط رسولؐ انام پر	۵	شمر لعین نے پھیر دی شمشیر ہائے ہائے
بازار شام و کوفہ و دربار عام میں	۶	بے مقنعہ تھی خواہر شبیرؑ ہائی ہائے
دربار میں یزید کے سجادؑ دلحزیں	۷	پہنے ہوئے تھے طوق گلوگیر ہائے ہائے
حکم یزید سے گئے زندان شام میں	۸	نازل تھی جن پہ آیت تطہیر ہائی ہائے
صمصام کیا کہوں میں نشیب و فراز دہر	۹	نیزہ پہ ہو علم سر شبیرؑ ہائی ہائے

نوحہ نمبر ۵۰

الوداع — جناب زینبؑ

لاش شہ پر کہتی تھی زینبؑ تڑپ کر الوداع	۱	آخری مجرا بجا لاتی ہے خواہر الوداع
چھوڑ کر تنہا تمہیں جلتی زمیں پر بے کفن	۲	جا رہی ہے کوفہ کو ہمشیر مضطر الوداع
آپ کو بھیا نہ میں جی بھر کے ہے رو سکی	۳	اے قتیل ماریہ اے ابن حیدرؑ الوداع

۴ باندھکر رسی میں ہم سب کو اسیروں کیطرح
لیچلے دردر پھرانیکو ستمگر الوداع

۵ لو اٹھو دیکھو چلی اب سوئے کوفہ بے ردا
بے کجاوہ اشتروں پر آلِ اطہر الوداع

۶ آلِ پاک مصطفےٰؐ مثل اسیر ترک و روم
جاتی ہے زندان میں با حالِ ابتر الوداع

۷ آپ کے لاشے سے کرتے ہیں عدو مجھکو جدا
اے شہید نیزہ و شمشیر و خنجر الوداع

۸ الوداع اے بھائی جان صمصام زینبؑ نے کہا
لاش بے سر سے صدا آئی کہ خواہر الوداع

فریاد جناب زینبؑ

نوحہ نمبر ۵۱

بر روضہ رسولخداؐ

۱ روضۂ ختم الرسل پر رو کے زینبؑ نے کہا ہو کے آئی ہوں تباہ
قتل میرے سامنے شبیرؑ کو پیاسا کیا ہو کے آئی ہوں تباہ

۲ آہ وحشتِ ماریہ میں فوج نے لختِ دل مرے ظلم سے مار گئی
لٹ گئی ہیں کربلا میں یا شہ ہر دوسرا ہو کے آئی ہوں تباہ

۳ ہائے ان آنکھوں سے دیکھا لاشہ ابن حسنؑ قاسمؑ گل پیرہن
ہو گیا سہرہ کر جا میں اپنے عمو پہ فدا ہو کے آئی ہوں تباہ

۴ میں نہ تھی اپنے بچوں کی غم جانکاہ میں اور ادھر جنگاہ میں
مار کر برچھا لا علی اکبرؑ کو بیجان دیا ہو کے آئی ہوں تباہ

۵ کیا کہوں عباسؑ پر کیا ظلم اعدا نے کیا یا رسولؐ دوسرا
قطع کر ڈالے لعین نے ہاتھ بے جرم و خطا ہو کے آئی ہوں تباہ

۶ چھید ڈالا حرملہ نے حلق کو بے شیر کے وا دریغا تیر سے
بین سے بانوؑ کی خیمے میں قیامت تھی بپا ہو کے آئی ہوں تباہ

۷ کیا کہوں نانا کہ بعد قتل شاہ کربلا ظالموں نے کیا کیا
لوٹ کر سارا اثاثہ بے ردا ہم کو کیا ہو کے آئی ہوں تباہ

۸ نہب و غارت پر نہیں کی اشقیا نے اکتفا ہائے بے جرم و خطا
باندھا اک رسی میں ہم کو یا رسولِ دوسرا ہو کے آئی ہوں تباہ

۹ ترک و دیلم کے اسیروں کیطرح یا مصطفےٰؐ باندھ کر اہل جفا
لے گئے ہیں شام کو پیش یزید روسیاہ ہو کے آئی ہوں تباہ

۱۰ روضۂ ختم رسلؐ پر اک قیامت تھی بپا ہل گیا عرش خدا
کہتی تھی صمصام جب بنت مرتضیٰؑ رو رو کے ہو کے آئی ہوں تباہ

نوحہ نمبر ۵۲

نوحہ چہاردہ معصومؑ

زہرِ دغا سے ہائے پیمبرؐ ہوئے شہید	۱	تیغِ جفا سے ساقیٔ کوثر ہوئے شہید
جورِ عدو سے فاطمہ زہراؑ گذر گئیں	۲	جعدہ کے ہاتھ زہر سے شبرؑ ہوئے شہید
کرب و بلا میں ظلم و جفائے یزید سے	۳	پیر و جواں و طفل بہتر ہوئے شہید
غارت کیے ہاتھ ہائے کنار فرات پر	۴	دو نورِ عین مسلمؑ بے پر ہوئے شہید
اصحاب باوقار تھے جتنے حسینؑ کے	۵	ظلم و ستم سے سارے دلاور ہوئے شہید
ہر دو جناب ثانیٔ زہراؑ کے گلعذار	۶	لڑکر مثال حیدرؑ و جعفرؑ ہوئے شہید
عباسؑ ذی وقار لبِ نہر بہر آب	۷	دریائے خوں میں اپنی نہاکر ہوئے شہید
جس دم سناں کا وار ہوا جگر کے پار	۸	گھوڑے سے گر کے حضرت اکبرؑ ہوئے شہید
تیر سہ شعبہ بن کاہل سے ہائے ہائے	۹	بابا کی گود میں علی اصغرؑ ہوئے شہید
باقی رہا نہ جب کوئی حضرتؑ کا جاں نثار	۱۰	شمر لعیں کی تیغ سے سرورؑ ہوئے شہید
عابدؑ نے پایا چین نہ باقرؑ نے ہائے ہائے	۱۱	منصور کی جفاؤں سے جعفرؑ ہوئے شہید
ہے ہے امام موسیٰ کاظمؑ پہ زہر کیں	۱۲	ہاروں کی قید ظلم میں رہکر ہوئے شہید
افسوس بر غریبی و مظلومیٔ رضاؑ	۱۳	یثرب سے ہائے طوس میں جاکر ہوئے شہید
مولا تقیؑ امام نقیؑ اور عسکریؑ	۱۴	کس منہ سے یہ کہوں کہ یہ کیونکر ہوئے شہید
صمصام گھر رسولؐ کا برباد ہو گیا	۱۵	گیارہ امام اپنے برابر ہوئے شہید


DC

حیدری جنتری مع سالنامہ باتصویر ۱۳۵۱ھ

اس کی ترتیب و تدوین میں پیروان ائمہ اطہار علیہم السّلام کی جمیع ضروریات کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ ہر تاریخ کے مقابل طلوع و غروب نیک و بد ایام۔ ہر کام کے لئے تحت الشعاع قمر در عقرب تاریخ اسلام و سیرت ائمہ کرام کے واقعات مشہورہ بقید سنہ و تاریخ۔ اعمال ماثورہ۔ کارتیاں تعطیلات تحویل سیارگاں۔ مذکور ہیں۔ نوروز مع ثمرہ سال۔ کسوف و خسوف وکارتیاں بارش مع آثار کی تفصیل اور ہر ماہ کے آثار نہایت تحقیق و تدقیق سے لکھے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سی روزمرہ کے مفید وکار آمد معلومات اور تاریخی واقعات درج ہیں جنکی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) قواعد ڈاکخانہ جات (۲) قواعد ریلوے مع ٹیم ٹیبل (۳) حالات شاہزادگان والاشان دام اقبالہم (۴) جدول اوقات گھڑی مطابق گھنٹہ (۵) حالات عالیجناب نواب سالار جنگ بہادر دام اقبالہ (۶) حالات عالیجناب مجد الاسلام مولوی سید نبدہ حسن صاحب قبلہ (۷) فہرست سورج گرہن و چاند گرہن من ابتدائے ۱۳۰۹ھ الی نہایۃ ۱۳۵۰ھ (۸) حالات سید العلماء آقا سید ابراہیم شبر نجفی دام ظلہ (۹) حالات عالیجناب حکیم میر نادر علی صاحب رعد (۱۰) نصائح مفیدہ و اخلاقی اقوال (۱۱) علمی واقعات (۱۲) نقصانات ظروف المونیم (۱۳) واقعات عالم (۱۴) تاریخی واقعات (۱۵) تاریخی معلومات (۱۶) عجیب واقعات و دلچسپ معلومات و اعداد و شمار (۱۷) طبی مضامین و مجرب نسخہ جات (۱۸) صنعت و حرفت (۱۹) حضری فالنامہ و دیگر فالنامہ (۲۰) تعویزات (۲۱) لطائف (۲۲) ادبی اشعار (۲۳) تاریخی نام (۲۴) سلام جناب صمصام (۲۵) اشتہارات۔ اس جنتری میں (۱۶) تصاویر بلاک ہمارے سرکار خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ اور شہزادگان والاشان دام اقبالہما اور عالیجناب نواب سالار جنگ بہادر دام اقبالہ اور علماء اعلام و شعراء کرام وغیرہ کے درج ہیں

بہر حال یہ ایک سالنامہ ہے جو کتب خانہ حیدری سے شائع ہوتا ہے حجم ۱۳۶ صفحات سائز ۲۰×۲۶/۸

ان سب خوبیوں پر قیمت صرف ۸ کاغذ چکنا ۱۲ کاغذ کھردرا ۔ المشتہر مینیجر کتب خانہ و مطبع حیدری چتہ بازار حیدرآباد دکن




DC